THE HOME OF THE RISHIES.

رشیوں کا آبائی وطن

من تصنیف

پروفیسر بی۔ بی۔ رائے

جسے

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا نے بہ معرفت

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

شائع کیا

بار سوم (۱۰۰۰)

۱۹۲۶ء

قیمت ۳ ر

3 Annas

CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY

تمہید

اس رسالے میں پانچ درس ہیں۔ پہلے درس میں ان باتوں کی تحقیقات کی گئی کہ اہل ہنود کو ہندو نام کہاں سے ہوا۔ اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ اہل ہنود کی موجودہ سکونت گاہ کیوں ہندوستان کہلاتی ہے۔ وہ آپ اس ملک کو کیا کہتے ہیں۔ کون کون سی اور قومیں اُن کے ناطہ و رشتہ میں آتی ہیں۔ ان آریہ قوموں کی قدیم سکونت کہاں پر تھی۔ لفظ آریہ کے کیا معنے ہیں ؎

دوسرا درس نسبتی علم الفاظ (Comparative Philology) کی بنیاد پر لکھا گیا۔ اور اس میں مختلف آریہ قوموں کے آپس میں جدا ہونے سے پیشتر اُن میں جو شائستگی موجود تھی اُس کی تحقیقات کی گئی یعنی اُن کی خاندانی حالت رہائش کاشتکاری ہُنر و حرفت وغیرہ کی بابت ؎

تیسرا درس آریہ قوم کی مختلف شاخوں کے مذاہب کے مقابلہ (Comparative Religion of the Aryan Nations) کی بُنیاد پر لکھا گیا۔ اور یوں تحقیقات کی گئی کہ قدیم آریہ لوگ اپنے آبائی وطن میں کن کن معبودوں کی پرستش کرتے تھے۔ اُن کا مذہب کیسا تھا۔ اور اُن میں کونسی مذہبی رسومات مروج تھیں ؎

چوتھے درس میں ہندو اور فارسی دونوں قوموں کا مقابلہ کیا گیا اور یوں

مختلف باتوں کی موافقت سے ثابت کیا گیا کہ دونوں ایک ہی قوم تھیں بعد کو زرتشتی اصلاح کے سبب آپس میں پھوٹ پڑی۔ اور وہ دو فریق بن گئے۔ ایک فریق جو اہل ہنود کے اجداد تھے دُوسرے فریق سے شکست کھا کر اس ملک میں آ کر آباد ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ویدک سپتہ سندھو اور آریہ ستک ہپتہ ہندو سرزمین کی بھی بحث پیش کی گئی۔

پانچویں درس میں اہل ہنود کے آبائی وطن کی تحقیقات کی گئی اور رگ وید سے ایسے ایسے حوالے پیش کئے گئے جو اور قوموں کی تصنیفات میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اُن حوالوں سے ثابت کیا گیا کہ اہل ہنود کے بزرگ ابتدا میں وسط ایشیا کے رہنے والے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بحر کیسپین کو جانتے تھے۔ اُس کے کنارے پر آذر میدیہ میں رہتے تھے اور جنگ و جدل کے لئے دریائے فرات کے کنارے پر یا اسوریہ یا بابل کی سرحدوں پر بھی فراہم ہوتے تھے۔

اِن باتوں کو ذہن میں رکھ کر آگے کو جب ہم وید مذہب کا مطالعہ کرینگے تو اُس کی صحیح صحیح تشریح کرنی آسان ہوگی۔ بہ نسبت عقلی قیاسوں پر تکیہ کرنے کے ہر مسئلہ کو تواریخ کی روشنی میں دریافت کرنا کہیں بہتر ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے ملک کے سناتنی اور دیانندی پنڈت تواریخی نکتہ چینی (Historical Criticism) سے واقف نہ رہنے سے اپنے وید کی صحیح تشریح کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ سناتنی باپ دادوں کی لیک پر چلے جاتے ہیں۔ اِدھر دیانندی اپنے قیاس کی ٹوٹی کشتی پر سوار ہو کر بیجا تشریح کے مغالطہ میں آپ غوطہ کھا رہے ہیں۔ اور دُوسروں کو بھی غوطہ دے رہے ہیں۔ سو اِس زمانہ میں ہندو مذہب پر محض عقلی بحث کافی نہیں ہے بلکہ جہاں تک عالموں نے تحقیقات کی اُن کی مدد سے ہندو مذہب کو تواریخی نکتہ چینی

کی کسوٹی پر بھی جانچنا چاہیئے۔ اس رسالہ کے پانچوں درس اسی طرح پر لکھے گئے اور آگے بھی اس طریق کو ضرورت پر کام میں لانے کی کوشش کریں گے ٭

اس رسالہ کے درسوں کو طیار کرنے میں ذیل کی تصنیفات کی خاص مدد لی گئی ٭

(۱) رگ وید سنگھتہ میکس مولر صاحب کا متن جسے بابو رمیش چندر دت نے شائع کیا۔ اور انہیں کا بنگالی ترجمہ معہ نوٹس جو بنگال گورنمنٹ کے پریس میں چھاپا گیا ٭

(۲) بھارت ورشیا اُپاسک سمپردائے یعنی تصنیف بابو اکشے کمار دت یہ ایک نہایت مشہور بنگالی کتاب ہے۔ خصوصاً اس کا تمہیدی حصہ جو بہت برسوں کے مطالعہ اور تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ تعلیم یافتہ بنگالی اس کتاب کی بڑی قدر کرتے ہیں ٭

(۳) (The Aryan Witness by the Rev. K. M. Bannerjee, D. L.)

(۴) (The Parsi Religion by the Rev. John Wilson, D. D.)

(۵) چند یونانی۔ لاطینی۔ جرمن اور انگریزی لغات ٭



رشیوں کا آبائی وطن

نام اور سکونت

ہنڈوؤں کا ہندو نام

(۱) عُلماء نے جہانتک تحقیقات کی قدیم سنسکرت تصنیفات میں لفظ ہندو نہیں ملتا ہے۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہنود کے بزرگ اپنے آپ کو ہندو نہیں کہتے تھے ؂

(۲) اُدھر اہل فارس کی قدیم کتاب ژند اوستا میں ہندو نام ایک لفظ پایا جاتا ہے جس کو قدیم فارسی مخروطی حروف کے کتبوں میں ہندس کہا۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ہندو ژند زبان کا ہے اور اہل ہنود کو یہ لقب پہلے فارسیوں سے اور بعد ازاں اور قوموں سے حاصل ہُوا ؂

ہندو نام کی وجہ تسمیہ

(۱) اہل ہنود کی قدیم کتاب رگوید میں کئی جگہ سپتہ سندھو کا بیان آیا ہے۔ سپتہ کے معنی سات اور سندھو کے معنی دریا کے ہیں۔ پس سپتہ سندھو سے سات دریا مُراد ہیں۔ یا وہ سرزمین جس میں سات دریا بہتے ہیں۔ اُدھر ژند اوستا میں بیان ہے کہ اہل فارس کے اعلیٰ معبود اہُورمزد (یعنی ہرمزد) نے ابتدا میں سولہ سرزمین پیدا کیں جن میں سے ایک کا

نام ہپتہ ہندو تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت سپتہ سندھو اور سپتہ سندھ
ایک ہی لفظ ہے۔ صرف زبان کے قاعدہ کے مطابق حرف س ہ سے
بدل گیا۔ اور ہپتہ ہندو دیس کے باشندہ ہونے سے اہل ہنود کے بزرگ
ہندو لقب سے ملقب کئے گئے ۔

(۲) ہندو لفظ کا ایک معنی سیاہ کے ہیں۔ سو گمان ہو سکتا ہے کہ ہندو
سے کالا آدمی مراد ہے۔ اور اہل فارس نے بسبب دشمنی کے ان کو یہ لقب دیا
ہوگا لیکن اس لفظ کے استعمال پر غور سوچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا گمان
کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ کیونکہ سنسکرت میں لفظ سندھو سمندر کے
واسطے استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی ندی کے لئے بھی۔ زمانہ حال میں سمندر کو
عام طور پر کالا پانی کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ سندھو یا ہندو لفظ کے معنی
سیاہ تو ٹھیک پانی کے رنگ کے لحاظ سے یہ لفظ سمندر یا دریا کے واسطے
بھی استعمال ہوا اور آخر کار سات دریا والی زمین کے رہنے والوں کو بھی دیا گیا ۔

(۳) اکثر علماء گمان کرتے ہیں کہ ان سات دریاؤں سے دریائے سندھ
سرسوتی اور پنجاب کے پانچ دریا یعنی ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب۔ جہلم مراد ہیں
اور انہی دریاؤں کے کنارے پر اہل ہنود کے اجداد پہلے آباد ہوئے ۔

(۴) یونانیوں نے اہل ہنود کو اندوئی ( ) لقب سے ملقب کیا
غالباً یہ لفظ سندھو لفظ کی یونانی شکل ہے اور اہل یونان نے اہل فارس سے
اہل ہنود کا یہ نام سیکھا ۔

موجودہ ہندوستان یونانی لفظ اندوئی کے مطابق انگریز لوگ اہل ہنود کی
موجودہ سکونت گاہ کو انڈیا کہتے ہیں۔ محمدی علماء فارسی یا اصل لفظ ہندو کے
مطابق اس سرزمین کو ہندوستان کہتے تھے لیکن اہل ہنود کی پورانک کہانیوں

کے مطابق اس سرزمین کا نام بھارت ورش ہے۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اُن کے خیال کے مطابق زمین بطور ایک جزیرہ کے ہے جس کو جمبودیپ کہتے ہیں۔ کسی زمانہ میں جمبودیپ کو نو حصوں میں تقسیم کر کے اُس کا ایک حصہ بھرت نامی ایک راجہ کو دیا گیا۔ اور یوں بھرت کا ورش یعنی حصہ بھارت ورش کے نام سے مشہور ہوا۔

آریہ ورت لیکن اُن کے ایک بزرگ منوجی نے اپنی سکونت گاہ کو آریہ ورت کے نام سے ملقب کیا۔ چنانچہ منوجی اپنے دھرم شاستر کے دوسرے ادھیائے کے بائیسویں شلوک میں فرماتے ہیں کہ "گیانی لوگ اُس دیش کو آریہ ورت کہتے ہیں جس کے پورب اور پچھم میں سمندر ہیں اور جو دو پہاڑوں (یعنی ہمالیہ و بندھیاچل) کے درمیان واقع ہے"۔ اس بیان کے مطابق منوجی کا آریہ ورت زمانہ حال کا شمالی ہندوستان ٹھہرتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ منوجی کے زمانہ میں اہل ہنود کے بزرگ شمالی ہندوستان میں بودو باش کرتے تھے اور دکن یعنی جنوبی ہندوستان کی نسبت بہت واقفیت نہ تھی۔ گمان غالب ہے کہ اہل ہنود کے بزرگ پہلے شمال مغرب کے سات دریا کے کنارے پر آبسے اور وہاں سے رفتہ رفتہ مشرق کی طرف آگے بڑھکر گنگا کے کنارے پہنچ گئے۔ مدت کے بعد انہوں نے دکن کو آباد کیا۔

آریا اور اریا نہ تو منوجی نے اور نہ کسی اور قدیم رشی نے اپنی قوم کو ہندو نام سے مشہور کیا۔ اگرچہ غیر اقوام اُن کو ہند کہتے تھے۔ پر وہ خود آپ کو آریا نام سے نامزد کرتے تھے۔ رگوید میں کہیں کہیں آریا کے عوض میں لفظ اریا مستعمل ہوا۔ ویدک لفظ آریا اور ژند لفظ ایریا قریباً ہم آواز ہیں۔

ہندو آریا اور دیگر آریا اہل ہنود اپنے تئیں اور قوموں سے کیسے ہی علیحدہ

کیوں نہ ہیں لیکن اُن کے آریا نام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آبائی خاندان سے جدا اور اس ملک میں پردیسی ہیں۔ وہ اُسی آریا خاندان سے نکلے ہیں جس سے اور بھی قومیں جُدا ہو کر مختلف ملکوں میں پھیل گئیں اور دُنیا کی تواریخ میں مشہور ہوئیں۔ اہل فارس۔ اہل مادی۔ اہل یونان۔ اہل روم وغیرہ قدیم قومیں اور جرمن۔ انگریز۔ روس۔ فرانسیسی وغیرہ نئی قومیں سب کی سب آریا اور بعول اہل ہنود کے برادر ہیں۔ اُن قوموں سے کسی امر میں پرہیز کرنا اہل ہنود کے لئے نہایت نامناسب ہے۔

علماء نے جہانتک تحقیقات کی ذیل کی قوموں کو آریا قرار دیا۔

(۱) اہل فارس۔ اہل فارس اپنے آپ کو ایریا کہتے تھے اُنہوں نے جن ملکوں کو فتح کیا ژند آوستہ میں اُن کو بھی ایریا لقب سے ملقب کیا۔ ملک فارس میں ایک قسم کے مخروطی حروف کے کتبے مل گئے جن کی زبان سنسکرت زبان کی مانند ہے۔ بزرگ رلنسن صاحب نے اُن کتبوں کے معنی نکالے ہیں۔ اُن کتبوں میں فارسی بادشاہ دارا کے نام کے ساتھ آریا لقب دیکھنے میں آتا ہے۔ اُن کے اعلیٰ معبود ہرمزد کو کسی کتبہ میں آریوں کا معبود کہا ہے بعض یونانی مصنفوں نے اہل فارس کے زیر حکومت ممالک کو اکٹھا ایریانہ کہا۔ ہیرودتوس وغیرہ کئی یونانی مصنفوں نے کئی ایک فارسی بادشاہوں کے نام کے ساتھ آریا لقب کو جوڑ دیا۔ مثلاً دارا بادشاہ کے دادا کا نام آریا رامنا تھا۔

(۲) مادی۔ مشہور یونانی مورخ ہیرودتوس نے مادی قوم کو آری آئی کہا اور اس قوم کی ایک شاخ کو آریزنتی کہا ہے جس سے آریوں کی نسل مراد ہے۔

(۳) آرمینی ین۔ اس قوم کی زبان میں لفظ آری ملتا ہے جس سے اس قوم کا نام مشہور ہوا۔

(۴) ایرن۔ کوہ قاف کی وادی کے باشندے آیرن قوم کا نام بھی لفظ

آریا سے نکلا ہے +

(۵) تھریس۔ یونان کے شمال کی سرزمین جسے تھریس کہتے ہیں اُس کا قدیم نام آریا تھا +

(۶) جرمن میں لفظ آرمی آئی ملتا ہے +

(۷) آئرلینڈ۔ اس جزیرے کے باشندے کیلٹ قوم کا قدیم نام آئران تھا جس لفظ سے جزیرہ کا نام اب تک ملقب ہے +

آریوں کا اصلی وطن آریا قوم کی مختلف شاخوں کی زبان قدیم تصنیفات اور دیگر بنیادی ریت و رسم وغیرہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا اصلی وطن وسط ایشیا میں تھا۔ اس امر میں ذیل کی دلائل غور طلب ہیں +

(۱) یہ ایک مشہور روایت ہے کہ ایشیا سے لوگ جا کر یورپ میں آباد ہوئے ہیں +

(۲) اہل یونان اور روم کی بابت مورخ کہتے ہیں کہ اُن کے بزرگ شمال و شرق سے جا کر وہاں بسے +

(۳) ہندوؤں کی سب سے قدیم کتاب رگ وید کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدک رشی پہلے پہل پنجاب میں آ کر آباد ہوئے اور وہاں سے رفتہ رفتہ مشرق کی طرف بڑھتے گئے۔ اُن کے اس مغرب سے مشرق کی طرف کے رخ سے گمان غالب آتا ہے کہ وہ کوہ ہندوکش کی مغرب شمال سے ہندوستان میں داخل ہوئے۔ پھر رگوید میں دکن کا ذکر مطلق نہیں ہے لیکن اُس میں کوہ ہمالیہ کے شمالی و مغربی ممالک کا بیان بخوبی ملتا ہے۔ یہ بھی اس بات کا ایک ثبوت ہے کہ وہ شمال و مغرب سے آئے +

(۴) کوہ ہمالیہ کے شمالی ممالک ہندوؤں کی نظر میں ہمیشہ متبرک ہیں۔

وہ اپنی پاک پربت سُمیر اور کیلاس کو اُسی طرف بتلاتے ہیں۔ اُتراکھنڈ کو دیو بھوم اور تپسیا کی جگہ مانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ کروکشیتر کی لڑائی کے بعد پانڈو اسی راہ سے سُرگ میں داخل ہوئے۔ جب شمال کو اتنی تعظیم سے دیکھتے ہیں تو گمان ہوتا ہے۔ کہ اُن کے بزرگ ضرور اسی سمت سے آئے ہیں۔

(۵) رگوید کے کوشی تکی براہمن کے ۷۔۶ میں یوں بیان ہے کہ "باک (یعنے کلام) شمال میں ہے اور اس لئے لوگ شمال کی طرف کلام سیکھنے کو جاتے ہیں اور مشہور ہے کہ جو شخص شمال سے آتا ہے لوگ اُسی کی سُننے کے لئے زیادہ مشتاق ہوتے ہیں۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ شمال ہی جائے کلام ہے۔" اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور شمال ہی میں اُن کا آبائی وطن تھا۔

(۶) اہل فارس ایک متبرک سرزمین کا ذکر کرتے ہیں جس کا نام ایریانہ ویجو ہے۔ ایریانہ ویجو کے معنی آریا بیج کے ہیں یعنے وہ سرزمین جہاں سے کل آریا قوم کا مخرج ہوا۔

(۷) آریانہ ویجو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سرزمین میں موسم سرما دس ماہ اور موسم گرما دو ماہ ہوتی تھی۔ ایسا سرد ملک جہاں سے آریا قوم نکلی وسط ایشیا کا کوئی کوہستان ہونا ہی ممکن ہے۔

(۸) آریا قوم کی مختلف شاخوں کی زبان میں موسم سرما اور بہار کے جیسے ایک سے نام نظر آتے ہیں ویسے اور کسی موسم کے ایکساں نام نہیں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے گمان غالب ہے کہ اُن کی قدیم سکونت گاہ کسی سرد ہی ملک میں تھی۔

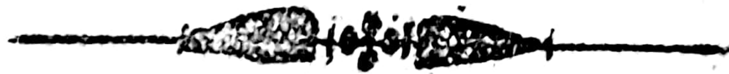
لفظ آریا کے معنے (۱) عام سنسکرت میں لفظ آریا کے معنے معظم کے ہیں۔ لیکن چند وجوہات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس کے اصلی معنی نہ تھے۔

(۲) سنسکرت مصدر ऋ رِی سے لفظ آریا نکلا ہے۔ عموماً علماء

مصدر ری کے معنی کاشتکاری کے بتلاتے ہیں۔ لہذا لفظ آریا کے اصلی معنی کاشتکار کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا کے آبائی وطن میں اِس نام سے اُن میں اور اُن کے ہمسایہ والے گڈریوں میں تمیز ہوتی تھی ❖

(۳) یونانی۔ لاطینی۔ اینگلوسیکسن۔ انگریزی۔ رُوسی۔ آئرش۔ کارنش۔ ویلش۔ نرش۔ لتھوانک وغیرہ یورپ کی زبانوں میں کاشتکاری کے متعلق چند الفاظ ہیں جو مصدر آر سے نکلے ہیں۔ مصدر آر اور سنسکرت مصدر ری ہی ایک دُوسرے کے مترادف ہیں اِس لئے گمان غالب ہے کہ لفظ آریا کے اصلی معنی کاشتکار کے تھے ❖

(۴) رگوید میں رشیوں نے آپ کو آریا اور ہند کے اصلی باشندوں کو جن سے ہمیشہ لڑائی رہتی تھی اور جن سے وہ سخت نفرت رکھتے تھے اُن کو دسیو یعنی ڈاکو کہا۔ رفتہ رفتہ اِس نفرت انگیز دسیو لفظ کے لحاظ سے لفظ آریا کے معنے معظم سمجھے جانے لگے ❖



۲- قدیم آریا شائستگی

نسبتی علم الفاظ

چند زبانوں میں ایسے چند الفاظ ہیں جو اُن زبانوں میں قریباً ہمشکل اور ہم مصدر نظر آتے ہیں۔ مثلاً باپ کے لیے سنسکرت پتری۔ ژند پیتر۔ فارسی پدر۔ یونانی پاٹر۔ لاتینی پیٹر۔ جرمن ویٹر۔ گاتھک فاڈر۔ ایس لینڈک ف دعر۔ سوئڈش اور ڈینش فاڈر۔ ڈچ ویڈر۔ اینگلو سیکسن فیڈر۔ انگریزی فادر۔ جس علم کی مدد سے اس قسم کی ہمشکل اور ہم مصدر الفاظ اُن مختلف زبانوں سے نکالے جاتے ہیں اُس علم کو نسبتی علم الفاظ (Comparative Philology) کہتے ہیں۔

اس علم سے دو خاص بڑی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ (۱) اُن الفاظ کا مخرج۔ (۲) اُن الفاظ کا مطلب +

(۱) اُن الفاظ کا مخرج۔ (۱) جن مختلف زبانوں میں وہی الفاظ مشابہ شکل یا مصدر میں نظر آتے ہیں اُن الفاظ کی اصلیت کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ وہ الفاظ غیر ملکوں کی مختلف زبانوں میں خود بخود پیدا نہیں ہوئے۔ اگر مختلف ملکوں کی مختلف زبانوں میں وہ خود بخود جُداگانہ پیدا ہوتے۔ تو وہ مشابہ شکل یا مشابہ مصدر میں پیدا نہ ہوتے۔ کیونکہ خود بخود اُن کا ہمشکل یا ہم مصدر ہونا ناممکن ہے۔ لہذا اُن الفاظ کے ایک اصلی مخرج کو ماننا پڑیگا۔ اس اصلی مخرج سے مختلف ممالک کی مختلف آب و ہوا میں منقول ہونے سے کسی قدر شکل اُن کی تبدیل ہوئی لیکن مشابہت اُن کی جاتی نہ رہی +

(ب) مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق جن زبانوں میں مشابہ شکل اور مشابہ مصدر
کے الفاظ پائے جاتے ہیں اُن کو جداگانہ بذاتِ خود اصلی زبانیں نہیں کہہ سکتے ہیں
لہذا ماننا پڑیگا کہ وہ زبانیں کسی اصلی زبان خاص سے نکلی ہیں اور اُسی اصلی زبان میں
مذکورہ بالا الفاظ بھی پہلے موجود تھے ٭

(۲) **اُن الفاظ کا مطلب** ۔ اُن ہمشکل اور ہم مصدر الفاظ سے جو دینی
اور دُنیاوی ریت و رسم یا اور طرح کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اُن سے اُس اصلی زبان کے
بولنے والے واقف تھے اور اُن کی اولاد نہ صرف اُن الفاظ کو بلکہ اُن الفاظ سے
جو ریت و رسم وغیرہ مراد ہیں اُن کو بھی اپنے ساتھ لیکر مختلف ملکوں میں جا بسے ٭

اصلی آریا زبان اس قانون کے مطابق وہ قومیں جو آریا نام سے مشہور ہیں اُن کی
زبانوں کی نسبت علما گمان کرتے ہیں کہ وہ ایک قدیم اصلی آریا زبان سے نکلی ہیں
اور وہ مشابہ الفاظ جو اُن مختلف زبانوں میں پائے جاتے ہیں وہ پہلے اُسی قدیم آریا
زبان کے الفاظ تھے ۔ وہ قدیم اصلی آریا زبان وسط ایشیا کے آبائی وطن میں مستعمل
ہوتی تھی اور اُن الفاظ سے جو دینی اور دُنیاوی ریت و رسم مراد ہیں وہ بھی وہیں
پر رائج تھیں ۔ اُن ریت و رسم کو ساتھ لے کر آریا قوم اپنے آبائی وطن سے نکل کر
مختلف ممالک میں جا بسی ۔ لہذا وہ الفاظ اور اُن الفاظ سے جو ریت و رسم مراد
ہیں مختلف ممالک کے آریوں کے درمیان قریباً یکساں نظر آتے ہیں ۔ صرف
مکان اور زمانہ کے اختلاف سے اُن میں عشر عشیر تبدیلی ہوگئی ٭

زمانہ حال کے علما کو مختلف آریا زبان کے ہمشکل اور ہم مصدر الفاظ کی تحقیقات
کرنے سے وسط ایشیا کے آبائی وطن کی دینی اور دُنیاوی ریت و رسم کی بابت
بہت کچھ معلوم ہوگیا ۔ ہم اُن کی اس تحقیقات کے نتائج سے قدیم آریا قوم کی دُنیاوی
حالت یا شائستگی کی نسبت ذیل میں چند باتوں کا ذکر کرتے ہیں ٭

خاندانی حالت

اُن کے درمیان خاندانی تعلقات اور بیاہ کے رسوم موجود تھے کیونکہ باپ - ماں - بیٹا - بیٹی - بھائی - بہن - چچا - ناطنی وغیرہ - خانگی رشتہ ظاہر کرنے والے الفاظ - اور خسر - ساس - دیور - داماد - بہو - وغیرہ - بیاہ کے رشتہ کو ظاہر کرنے والے الفاظ عنقریب آریا قوم کی ہر ایک شاخ کی زبان میں یکساں نظر آتے ہیں ۔

مثلاً باپ کے لئے (دیکھو اوپر) ماں کے لیے سنسکرت ماتری - فارسی مادر - یونانی میتر - لاطینی ماٹر - اینگلو سیکسن - ڈینش اور سویڈش مدر - ایس لینڈک مدھر - جرمن مُتر - انگریزی مدر - بیٹی کے لیے سنسکرت دوہتری - ژند وگدھر - فارسی دُختر - یونانی تھگاتر - جرمن ٹکتر - گاتھک ڈھوہتر - ڈینش اور سوڈش ڈوٹر - اینگلو سیکشن ڈیہٹر - انگریزی ڈاٹر - مصدر پا سے پتری - ما سے ماتری - دُہ سے دوہتری نکلتے ہیں - پا کے معنی پالنا - ما کے معنی ماپنا - دُہ کے معنی دُہنا ہیں یہاں معلوم ہوتا ہے کہ باپ خاندان کو پالتا تھا - ماں خاندان کے لئے اپنی تھی یعنی کھانے پینے وغیرہ کا انتظام کرتی تھی اور بیٹی گائے وغیرہ کا دودھ دوہتی تھی یعنی اُن کی نگہبانی کرتی تھی - بیٹے کے لئے سنسکرت پُتر - ژند پُتھر - بھائی کے سنسکرت بھراتری - ژند براتر - فارسی برادر - یونانی بھراتر - لاطینی فریٹر - قدیم جرمن پراؤڈر - سوڈش اور ڈینش برودر - اینگلو سیکسن برودھر - انگریزی برادر - بہن کے لیے سنسکرت سوسری - لاطینی سرور اور سُسر - قدیم جرمن سوسٹر گاتھک سوسیٹر - اینگلو سیکسن سوآسٹر اور سوسیٹر - انگریزی سسٹر - چچا کے لئے سنسکرت پتری ویا - یونانی پاتروس - لاطینی پیٹروس - ناطی کے لیے سنسکرت نپتری - لاطینی نیو پوس - ناطنی کے لیے سنسکرت نپتری - لاطینی نیٹس - خسر کے لیے سنسکرت شواشور - فارسی خسر - یونانی ہیکورس - لاطینی سسر

گاتھک سوہرا۔ ساس کے لیئے سنسکرت شواشرو۔ یونانی ہیکورا۔ لاطینی سکروس
بہو کے لیئے سنسکرت سنوشا۔ یونانی نیو آس۔ لاطینی نورس۔ قدیم جرمن سکنورا۔
اینگلو سیکسن سنورو۔ داماد کے لیئے سنسکرت جماتری۔ یونانی گیمبر آس۔ دیور کے
لیئے سنسکرت دیورا۔ یونانی ڈیرو وغیرہ +

رہائش وہ گھر۔ دروازے۔ شہر بنا کر بستے تھے۔ کیونکہ یہ آریا زبان کی مختلف
شاخوں میں گھر دروازے شہر وغیرہ کے واسطے مشابہ الفاظ نظر آتے ہیں +
مثلاً گھر کے لیئے سنسکرت دمامہ۔ یونانی ڈوس۔ لاطینی ڈوس۔ سلیونک
ڈومیو۔ کیلٹک ڈائم۔ فرانسیسی ڈوما۔ انگریزی ڈوم۔ شہر کے لیئے سنسکرت
پوری۔ یونانی پلس۔ دروازے کے لیئے سنسکرت دوارہ۔ فارسی در۔ یونانی
تھورا۔ جرمن تھوبر۔ قدیم جرمن ٹور ڈینش ڈر۔ بنگالی ڈور۔ ڈچ ڈی ار۔
اینگلو سیکسن ڈورو۔ انگریزی ڈور وغیرہ +

کاشتکاری (۱) اُن میں کاشتکاری بھی رائج تھی بلکہ وہ کاشتکاری کو
فخر کا پیشہ سمجھتے تھے اُن کا آریا نام ہی اس بات کا ثبوت ہے +

(۲) اُن کے کاشتکار ہونے کی نسبت ژند آوستہ کی شہادت بہت
صاف ہے اُن کی کہانی کے مطابق اُن کے بزرگ زرتشت کو اہر مزد نے
کاشتکاری کی نسبت خاص ترغیب دی۔ اُن کی پہلی سرزمین آریانہ ویجہ کی
پیدائش کے بارہ میں ایک خاص آیت ہے جس کی تشریح میں ہنس صاحب
فرماتے ہیں کہ آیت کے معنی یہ ہیں۔ کہ قدیم ترین زمانہ میں محض آریانہ ویجہ ہی کاشت
شدہ سرزمین تھی اور تمام باقی ملک بنجر تھا +

(۳) رگوید میں بھی کاشتکاری کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ اس میں دو
لفظ آتے ہیں کرشتی اور چرشنی اِن دونوں لفظوں کے اصلی معنی کاشتکار کے ہیں

پر رگوید میں یہہ دونوں لفظ بطور انسان کے مترادف استعمال کئے گئے۔ (دیکھو رگوید ا۔ ۷ا۔ ۲و ا۔ ۷۔ ۹ و ا۔ ۵۹۔ ۴۵) انسان اور کاشتکار اگر ایک دوسرے کے مترادف الفاظ ہوں تو ہمارے دل میں یہہ بھی خیال گذرتا ہے کہ باغ عدن کی ٹوٹی پھوٹی تصویر آریا اجداد کی قدیم سکونت گاہ میں بھی کسی نہ کسی صورت میں پائی جاتی تھی۔ کیونکہ پہلا انسان یعنی آدم اُس متبرک باغ میں کاشتکار تھا۔ ہمارے آریا اجداد اپنے اُس پہلے والد کے نمونے پر کاشتکاری کرتے تھے اور اسی لیئے کاشتکاری کو فخر کا پیشہ سمجھتے تھے۔ ژندآوستہ میں آریانہ ویجو کو ایسا ایک متبرک سرزمین قرار دیا کہ اُس سے بھی باغ عدن کی یادگاری ظاہر ہوتی ہے لہذا گمان غالب ہے کہ ہمارے وسط ایشیا کے آریا اجداد کسی نہ کسی طرح سے انسان کی اُس پہلی حالت سے آگاہ تھے ✣

(۴) بعض عالم گمان کرتے ہیں کہ اُن کو یہہ آریا یا کاشتکار لقب اُن کے ہمسایہ والے سم کی اولاد کی طرف سے حاصل ہُوا ہوگا۔ مثلاً ملک اسور یا کی مخروطی حروف کے کتبوں میں لفظ لا آری ملتا ہے لا کے معنی نہیں اور آری کے معنی کاشت شدہ لا آری کے معنی بنجر کے ہیں۔ نفی کی صورت کو چھوڑ دینے سے آسوری لفظ اری ع عبرانی لفظ آرہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ عبرانی۔ آرہ کے معنی پھلوں کو جمع کرنا کوشی زبان کا لفظ آرارا کے معنی درد کرنا۔ اِن لفظوں کے ساتھ مقابلہ کرو یونانی اروہ اور لاطینی اروکا جن کے معنی ہیں ہل چلانا۔ پس اسوری آری۔ عبرانی آرہ۔ کوشی آرارا۔ یونانی۔ اروو۔ اور لاطینی ارو۔ قریباً ہم معنی ہیں جن سے کاشتکاری مُراد ہے۔ اگر یہہ لفظ عبرانی یا اسوری زبان میں پہلے موجود تھا تو کہنا پڑیگا کہ لقب آریا ہمارے وسط ایشیا کے اجداد کو غیر قوموں کی طرف سے حاصل ہُوا۔ جیسے کہ انطاکیہ شہر میں مسیحی لوگ پہلے کرسچین کہلائے ✣

(۵) کاشتکاری کے متعلق اناج کے لئے سنسکرت یَتیا۔ یونانی سیٹس۔ اُردو میں اناج کے بال کو سِتّا کہتے ہیں۔ کھیت کے لئے سنسکرت اَجرَس یونانی اگرس۔ لاطینی اگر +

ہنر اور حرفت

وہ کسی قدر ہنر اور حرفت بھی جانتے تھے۔ کیونکہ مختلف آریا زبانوں میں کپڑے بُننا اور سینا شراب اور شکر وغیرہ کی تیاری نجار، دھیرو اہل حرفت چاندی۔ لوہا وغیرہ دھات اور دھاتوں کی چیزیں قریباً ہم نام نظر آتی ہیں +

مثلاً کپڑے کے لئے سنسکرت وِسترا۔ ژند وِشترا۔ یونانی استھس۔ لاطینی وسٹس۔ انگریزی ویسٹ۔ کپڑے بُننے کے لئے سنسکرت وِے اور وپ۔ لاطینی وِیو۔ قدیم جرمن واب۔ انگریزی وِیو۔ کپڑے سینے کے لئے سنسکرت سِیو۔ لاطینی سُو۔ قدیم جرمن سِیو۔ گاتھک سیوجا۔ انیگلوسیکسن سیونک۔ ڈچ سیو یو۔ انگریزی سُو۔ شراب کے لئے سنسکرت مدھو۔ یونانی میتھو شکر کے لئے سنسکرت شرکرو۔ لاطینی ساکارم۔ فارسی شکر۔ سویڈش سوکر۔ ڈینش سکر۔ انگریزی شوگر۔ لوہے کے لئے سنسکرت آیس۔ لاطینی ایس قدیم جرمن ار۔ گاتھک ایس۔ انگریزی آئرن۔ چاندی کے لئے سنسکرت رجتم۔ لاطینی آرجین ٹم۔ تلوار کے لئے سنسکرت اسی۔ لاطینی انسس۔ کلہاڑی کے لئے سنسکرت پرشو۔ یونانی پیلی کس۔ اُسترا کے لئے سنسکرت کشورا۔ یونانی کسورن۔ زرہ کے لئے سنسکرت ورما۔ لاطینی آرما سپینش اور اٹلیئن آرما۔ انگریزی آرمر۔ ترکمان کے لئے سنسکرت تکشن۔ یونانی ٹیکٹن وغیرہ +

مویشی

وہ مویشی بھی رکھتے تھے۔ کیونکہ گائے بیل۔ گھوڑے وغیرہ جانوروں کے یکسان نام اس امر کی دلیل ہیں۔ مثلاً گائے کے لئے سنسکرت گو

فارسی گاؤ ۔ ڈچ کو ۔ سیکسن کیو ۔ انگریزی کو ۔ بیل کے لئے سنسکرت اکشن ۔ فارسی گاؤ اخطہ ۔ سویڈش آکسی ۔ سیکسن آکسا ۔ انگریزی آکس ۔ گھوڑے کے لئے سنسکرت اشوا ۔ ژند اشپا ۔ فارسی اسپ ۔ انگریزی ہارس ۔ سؤر کے لئے سنسکرت براہا ۔ ہندی برا ۔ کارنش بورا ۔ سیکسن بار ۔ انگریزی بور ۔ اونٹ کے لئے سنسکرت کرامل ۔ لاطینی کیملاس ۔ انگریزی کیمل ۔ بھیڑ کے لئے سنسکرت اوی ۔ یونانی اویس ۔ لاطینی اویس ۔ ہنس کے لئے سنسکرت ہنسا ۔ لاطینی انسر ۔ قدیم جرمن گنس ۔ جرمن گنس ۔ انگریزی گینڈر ۔ وغیرہ

کشتی وہ کشتی چلانا بھی جانتے تھے اور کشتی کے وسیلے سے دریا جھیل وغیرہ کو عبور کرتے تھے ۔ مثلاً کشتی کے لئے سنسکرت ناؤ ۔ یونانی نوس ۔ لاطینی ناوس ۔ قدیم جرمن ناچی ۔ اینگلو سیکسن ناکہ ۔ انگریزی لڑائی کے جہاز نیوی ۔ وغیرہ

مہینہ اور چاند کا حساب وہ قمری حساب کے مطابق اپنے وقت کی تقسیم کرتے تھے ۔ بہت آریا زبانوں میں چاند اور مہینے کے نام اور رشتہ یکساں نظر آتے ہیں ۔ مثلاً چاند کے لئے سنسکرت ماسہ ۔ فارسی ماہ ۔ یونانی مینی ۔ قدیم جرمن مینو ۔ گاتھک مینا ۔ اینگلو سیکسن مونا ۔ انگریزی مون ۔ مہینے کے لئے سنسکرت ماسہ ۔ فارسی ماہ ۔ یونانی مین ۔ لاطینی مینسس ۔ لیتھونک مینیسس ۔ گاتھک مینوتھ ۔ اینگلو سیکسن مناتھ ۔ انگریزی منتھ ۔ وغیرہ

انتظام شاہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان کسی قدر انتظام شاہی بھی پایا جاتا تھا ۔ مثلاً سنسکرت راجہ اور راجنی ۔ لاطینی ریکس اور ریجینا +

۳۔ قدیم آریا مذہب

ہم معبود اور ہم رسم

آریا قوم کی مختلف شاخوں کی قدیم مذہبی کتابوں کے مطالعہ کرنے سے چند ہمنام یا ہم صفات معبودوں کا بیان ملتا ہے۔ اور اُن کتابوں میں چند یکساں مذہبی رسومات بھی نظر آتے ہیں۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمنام یا ہم صفات معبود وسط ایشیا کے آبائی وطن میں آریا قوم کے پوجے جاتے تھے اور وہ یکساں مذہبی رسومات بھی اُن کے درمیان رائج تھے مختلف ممالک میں قوم آریا کی پراگندگی کے سبب سے اُن معبودوں کے نام اور صفات میں اور اُن رسومات کی ظاہری صورت میں قدرے تبدیلی ہوئی۔

آسمان اور زمین

معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا کے آبائی وطن میں آریا قوم آسمان اور زمین کو معبود تصوّر کرکے اُن کی پرستش کرتی تھی۔ کیونکہ آریا قوم کی مختلف شاخوں میں آسمان اور زمین کی پرستش پائی جاتی ہے۔ مثلاً (۱) اہلِ ہنود کی قدیم کتاب رگوید میں آسمان دیوتا کو کئی لقبوں سے ملقّب کیا ہے۔ (۱) دیوس پتری یعنی نورانی باپ (۲) ورونس یعنی ڈھانپنے والا۔ یا پناہ دینے والا (۳) ادیتی یعنی غیر محدود (۴) برنزاگھنہ یعنی برترا نام اسور یا بادل کا مارنے والا۔ (۵) اندر یعنی برسانے والا۔ (۶) پرجینا یعنی پالنے والا وغیرہ۔ زمین کو رگوید میں پرتھوی کے نام سے پوجا ہے*

(۲) قدیم آریا آسمان کو باپ اور زمین کو ماں تصور کرتے تھے۔ رگوید کا دیوس پتری اور یونانیوں کا زیوس پاتر اور لاطینیوں کا جوپیٹر ایک ہی معبود ہے جس کے معنی باپ آسمان کے ہیں۔ پرتھوی کو رشیوں نے ماں کہا ہے۔

یونانی میں ڈیمیٹر دیوی کے معنی ماں زمین کے ہیں۔ پس باپ آسمان اور ماں زمین کا خیال
اہل ہنود۔ اور اہل یونان میں یکساں پایا جاتا ہے ۔

(۳) آسمان اور زمین کے باپ اور ماں تصور کیے جانے کا دوسرا ثبوت
یہہ ہے کہ رگوید کے مطابق دیوس اور پرتھوی تمام دیوتاؤں کے باپ اور ماں ہیں
یونانیوں کے خیال کے مطابق اُرانس اور گائیا تمام دیوتاؤں کے باپ اور ماں ہیں
یونانی اُرانس کے معنے ڈھانپنے والے آسمان کے ہیں جو ویدک ورونس دیوتا کے
معنی ہیں۔ ویدک ورونس آسمان دیوتا کا دوسرا نام ہے۔ یونانی گائیا سنسکرت میں
گو جس کے ایک معنی گائے کے اور دوسرے معنی زمین کے ہیں۔ ہندوؤں کی
پورانک کہانیوں کے مطابق زمین نے ایک مرتبہ گئو رُوپ دھارن کیا تھا۔
ژند آوستہ میں بھی زمین کی گائے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ پس یونانی گائیا
اور سنسکرت گو (زمین) ایک ہے۔ ان خیالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم
آریا اپنے آبائی وطن میں آسمان اور زمین کو تمام معبودوں کے والدین سمجھتے تھے۔

(۴) رگوید میں ادیتی لامحدود آسمان معبود ہے۔ ادیتی سے بہت سے
دیوتا پیدا ہوئے۔ جو ادیتیا کہلاتے ہیں۔ رگوید کا یہہ خیال بھی مذکورہ بالا گمان
کو مضبوط کرتا ہے ۔

(۵) رگوید میں زمین کا ایک دوسرا لقب ارمتی ہے۔ ژند آوستہ میں
ارمئتی لفظ اسی معنے میں مستعمل ہوا۔ پس زمین کی پرستش کا یہہ اور ایک ثبوت ہے ۔

(۶) رگوید میں ورونس (یا ورن) کو جن لقبوں سے ملقب کیا، ژند آوستہ
میں اہرمزد کو قریباً انہی لقبوں سے ملقب کیا ہے۔ مثلاً اہرمزد کے معنی ہمہ دان
اہر۔ رگوید (۱۔۴۲۔۱۱) میں ورن کو ہمہ دان اسر کہا۔ آوستہ کے مطابق
اہرمزد خالق ہے۔ وید کے مطابق ورن تمام خلقت کا مالک ہے (رگوید ۸: ۴۲: ۱)

اوستہ کے مطابق اَہر مزد گناہ کے بانی انگھر وینیوس (یا اھرمن) کا مخالف ہے۔
وید کے مطابق ورُن اُن کے باپ دیوتا نر۔ ریتی کا مخالف ہے۔ (رگوید ۹:۲۴)
اوستہ میں اہر مزد کے ساتھ متھرا نام ایک معبود کا نام ہمیشہ آتا ہے۔ رگوید
میں ورُن کے ساتھ مترا نام ایک دیوتا کا نام ہمیشہ آتا ہے۔ پس گمان غالب
ہے کہ ویدک ورُن اور اوستک اہر مزد (یا ہرمزد) ایک ہی دیوتا ہے
اور وہ وسط ایشیا کے قدیم آریوں کا معبود آسمان تھا۔ اُوپر شامیانے
کی طرح ڈھانپنے والا آسمان اور نیچے پھل پھول دینے والی پھیلی ہوئی زمین۔
قدیم آریا نے نظرِ حیرت سے دونوں کی طرف نظر کر کے تمام موجودات کا
خالق انہی کو تصور کیا۔

(۷) اہل ہنود کا برترگھنہ اور اہل فارس کا بیرتھیر گھنہ ایک ہی معبود ہے۔
برتر یا بیرتھیر ایک جن کا نام تھا۔ گھنہ کے معنی مارنے والا۔ برترا گھنہ کے معنی
برتر کا مارنے والا۔ اہلِ ہنود کی کہانیوں کے مطابق برتر نے سُرگ پر حملہ
کر کے دیوتاؤں کو سُرگ سے نکال دیا تھا۔ آخر کار اندر دیوتا نے بجر سے
اُس کو مارا اور یوں برتر گھنہ لقب حاصل کیا۔ وید میں برتر کے مارے جانے کا
بیان نہایت سادہ ہے۔ اور اس لیے بزرگ میکس ملر صاحب گمان
کرتے ہیں کہ برتر کے معنی بادل ہیں۔ بارش دینے والا۔ آسمان دیوتا بجلی سے
بادل کو پھاڑ کر بارش کو بھیجتا ہے۔ ژند اوستہ کے مطابق بیرتھیر نے
بابل میں ارودی سُرا نامی ایک دیوی سے دُعا کی تھی کہ اُس کی برکت سے
کل ایریانہ کے لوگوں کو فنا کر ڈالے۔ کہتے ہیں کہ اُس کی دُعا نامنظور ہوئی۔
تو بھی وہ شرارت سے باز نہ آیا۔ آخر کار بیرتھیر گھنہ معبود نے اُس کو مار ڈالا۔
وید اور اوستہ دونوں تصانیف میں ایک بڑے اژدھا سے برتر کی

تشبیہہ دی گئی۔ وید کے مطابق اُس اژدھا کا نام اہی دھک ہے اور اوستا کے مطابق اُس کا نام اژی دھک ہے۔ ممکن ہے کہ لفظ اژدھا بھی اِسی لفظ سے نکلا ہو۔ اگر میکس ملر صاحب کے قول کے مطابق ہم اِس کہانی کو تمثیلی مان لیویں تو کہنا پڑیگا کہ وسط ایشیا کے آبائی وطن میں ہمارے آریا اجداد بارش دینے والے آسمان یا بادلوں کے پھاڑنے والے دیوتا کی پرستش کرتے تھے ۔

(۸) وید کا اندر اہل فارس کا اَندر ہے۔ لفظ اندر مصدر اند بمعنے برسانا سے نکلا ہے۔ پس اندر وید کا بارش دینے والا آسمان دیوتا ہے۔ وید کے مطابق اندر برتر کا مارنے والا ہے۔ گو وید میں اندر دیوتا کی جس قدر ستائش ہے اور کسی دیوتا کی اُس قدر ستائش نہیں پائی جاتی ہے لیکن اہل فارس بیر بھر گھنہ نام سے جس قدر خوش ہیں۔ اندر نام سے اُسی قدر ناراض ہیں۔ اُنہوں نے اندر کو اُس کے ساتھیوں کے ساتھ دوزخ میں بھیج دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص سبب سے اہل ہنود اور اہل فارس کی اجداد میں نااتفاقی ہوئی ہوگی جس لئے اہل ہنود کے بزرگوں نے برترگھنہ دیوتا کو ایک نئے لقب اندر سے ملقب کیا اِس لئے لقب اندر کی مخالفت میں اہل فارس کے بزرگوں نے اُس کو دوزخی قرار دیا۔ ہندوستان میں بارش کی قدر بہت ہے اِس لئے بارش دینے والے اندر نام آسمان دیوتا کو اِس ملک میں آنے کے بعد سب سے اوّل رُتبہ حاصل ہُوا۔ دشمنی ہو یا دوستی ہو وید اور اوستہ دونوں تصانیف میں اِس دیوتا کے نام کے پائے جانے سے گمان غالب آتا ہے کہ آبائی وطن میں آریہ لوگ بارش دینے والے آسمان معبود کی پرستش کرتے تھے ۔

(۹) ہندو اور یونانی کہانیوں کے مطابق بعض باتوں میں اندر اور زیوس
کی بھی مشابہت پائی جاتی ہے جس سے قدیم آریا قوم کا ایسا ایک آسمان
معبود ماننا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً ہندو پورانک کہانیوں کے مطابق
اندر دیوتاؤں کا راجہ ہے۔ یونانی کہانیوں کے مطابق زیوس بھی دیوتاؤں
کا راجہ ہے۔ اندر کے ہاتھ میں ایک بجر ہے۔ زیوس کا ہتھیار بھی بجر ہے
وید کے مطابق دیوتاؤں کے کاریگر تواسشتری نے بجر کو بنایا تھا۔
یونانی کہانیوں کے مطابق دیوتاؤں کے کاریگر ہیفیسٹس نے اپنے
باپ زیوس کے لیے بجر کو بنایا تھا۔ ہندو عمل کے مطابق بجر سے دیوتاؤں
کے دشمن برتر اور اُس کے رفیق مارے گئے۔ یونانیوں کے مطابق
دیوتاؤں کے دشمن کل تی تن ہلاک ہوئے۔ بعض عالم گمان کرتے ہیں کہ وید
برتر یونانیوں کا آرتھرس اور اُس کے مارنے والا اندر آرتھراین ہے۔ چند
باتوں میں اور بھی کئی ایک یونانی دیوتاؤں کے ساتھ اندر کی موافقت پائی جاتی
ہے۔ لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ اہل ہنود اور اہل یونان کے اجداد وسط ایشیا
کی قدیم سکونت گاہ سے جدا ہونے سے پیشتر دیوس یا زیوس یا اندر یا برتھرگھنہ
یا آرتھراین یا ورونس یا اُرانس یا آہرمزد کسی نہ کسی نام سے آسمان کو پوجتے
تھے اور پیدا کرنے والا۔ ڈھانپنے والا۔ بارش دینے والا۔ دشمنوں سے
رہائی بخشنے والا۔ وغیرہ مختلف اوصاف اُس سے منسوب کرتے تھے +

سورج

(۱) سورج دیوتا کی پرستش قدیم زمانہ میں آریا اور غیر آریا عموماً سب
قوموں میں پائی جاتی تھی۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا کے آبائی وطن
میں بھی سورج کی پرستش کرتے تھے ویدک سوریا (عام محاورہ میں سورج)
یونانیوں کا ہیلیوس۔ لاطینیوں کا سل۔ ٹیوٹنوں کا ترا اور فارسیوں کا خورشید ایک ہی معبود ہے

(۲۱) ویدمیں سُورج دیوتا کئی ایک ہیں جن کا عام لقب آدیتا یعنی ادیتی کی اولاد ہے۔ اُن میں سے ایک کا نام مترا ہے یہہ اوستک سُورج دیوتا متھرا سے مشابہت رکھتا ہے۔ مترا ادیتی یعنی لامحدود آسمان کا بیٹا ہے۔ متھرا اوستک آسمان معبود آہرمزد سے پیدا ہوا ہے ؛

(۲۲) ویدمیں سُورج گھوڑے والا اور دوڑنے والا ہے۔ اوستہ میں سُورج گھوڑے والا اور تیز رو سوار ہے۔ ویدک سُورج دیوتا اریامن اور اوستک ایریامن ایک ہی معبود ہے۔ ایریامن بیماریوں سے شفا بخشتا ہے۔ ہندو بھی مختلف بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے اکثر سُورج کی پرستش کرتے ہیں ؛

(۲۳) رگوید میں یمہ ایک سُورج دیوتا تھا بعد ازاں پرلوک یعنی عالم ارواح کا راجہ قرار دیا گیا۔ سُورج شام کے وقت غروب ہو جاتا ہے۔ اس خیال سے تصور کیا گیا کہ زندگی کے تمام ہونے پر سُورج عالم ارواح کا راجہ ہوگا۔ ویدک یمہ اوستک یمو ہے۔ ہندو لوگ عام محاورہ میں یمہ کو جم کہتے ہیں۔ فارسی لوگ بھی عام محاورہ میں یمو کو جم یا جمشید کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے خیال کے مطابق یمہ ویوسوان کا بیٹا ہے فارسیوں کے خیال کے مطابق یمو ویونگھاتو پُتھرو یعنے دیون گھاد کا بیٹا ہے۔ ویدک خیال کے مطابق یمہ نیکوکار روحوں کا راجہ ہے اور شاید اسی لئے اہل پُران نے اُس کو دھرم راج کہا ہے۔ فارسیوں کے جمشید کا راج بھی آرام چین اور راستی کا راج ہے جم کی نسبت ہندوؤں نے مختلف کہانیاں گھڑی ہیں۔ جمشید کی نسبت فارسیوں نے بھی بڑی بڑی کہانیاں ایجاد کی ہیں جن میں سے ایک مشہور قصہ شاعر فردوسی کے شاہنامہ میں مندرج ہے ؛

(۵) وید کے سُورج دیوتا کے ساتھ جرمنی کے سُورج دیوتا کی بھی مشابہت
پائی جاتی ہے۔ وید میں سُورج کی طلائی کرنوں کو دیکھکر شاعرانہ خیال سے رشیوں
نے اس کو ہِرنیا پانی یعنی طلائی ہاتھ والا تصور کیا۔ اہلِ پُران نے اس ویدک
تمثیل سے ایک کہانی ایجاد کی۔ کہ کسی یگ کے چڑھاوا لینے کے لئے سورج
دیوتا نے جوں ہی ہاتھ مارا تیوں اُس کا ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ آخرکار اُس کے
پرستاروں نے اُس پر ترس کھا کر اُس کا ایک طلائی ہاتھ بنا دیا۔ اہلِ جرمن
نے جو کہ شکار کھیلنے میں ماہر تھے اپنا سُورج دیوتا ٹِر کے لئے تصور کیا۔ کہ ایک
مرتبہ ایک شیر کے مُنہ میں ہاتھ ڈالنے سے اُس کا ہاتھ کٹ گیا۔ ان مختلف
نام لقب اور کہانیوں کی مشابہت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا
کے آبائی وطن میں قدیم آریا قوم ضرور بالضرور سُورج کو معبود تصور کر کے
اُس کی پرستش کرتی تھی +

پَو پھٹنا سنسکرت میں اوشَ اور اوشَس۔ یونانی میں آوس اور ایوس۔ معلوم
ہوتا ہے کہ قدیم آریا قوم اوشا یعنی پَو کو ایک دیوی تصور کر کے اُس کی پرستش
کرتے تھے۔ پَو پھٹنے کے وقت نہایت خوبصورت نظارہ دیکھنے میں آتا
ہے اور سُورج کے نکلنے سے پَو مر جاتی ہے اس شاعرانہ خیال سے وید
اور یونانی کتابوں میں مختلف دلچسپ کہانیاں تصنیف ہوئیں +

ہوا رگوید میں وایو۔ آوستا میں ویو۔ سنسکرت پَوَن۔ یونانی اور لاطینی
پان۔ اور فونیوس۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا میں قدیم آریا ہوا کی
بھی پرستش کرتے تھے +

آگ آریا قوم کی قریباً ساری شاخوں میں کسی نہ کسی نام سے آگ کی پرستش
نظر آتی ہے۔ اہلِ فارس آتش پرست نام سے تو مشہور رہی ہیں۔ آگ کو وہ

اتر نام سے پوجتے ہیں۔ اتر آسمان معبود آہر مزد کا بیٹا ہے۔ یونانی آتشی معبود ہیپھیٹس اُن کے آسمان معبود زیوس کا بیٹا ہے۔ وید میں آگ کو یوشٹھ یعنی جوان لقب دیا گیا۔ علماء یونانی ہیپھیسٹس اور سنسکرت یوشٹھ کو ایک ہی لفظ سمجھتے ہیں۔ سنسکرت اگنی۔ لاطینی اگنس اور سلاونگ اوگنی ایک ہی معبود ہے۔ رشی لوگ دو لکڑیاں گھِس کر آگ نکالا کرتے تھے اس لئے وید میں آگ کو پرمنتھ کہا گیا۔ یونانیوں کے خیال کے مطابق پرامیتھوس دیوتا انسان کے فائدہ کے لئے آسمان پر سے آگ چُرالایا تھا۔ دونوں دیوتا کے تعلق آگ سے نظر آنے سے علماء گمان کرتے ہیں کہ ویدک پرمنتھ اور یونانی پرامیتھوس ایک ہے۔ سنسکرت آتشی دیوتا بھرنیو یونانیوں کا آگ دینے والا دیوتا فرونیوس ہے۔ سنسکرت اگنی اور لاطینی ولکن ایک ہی اگنی دیوتا ہیں۔ وید میں آگ کا ایک نام نراشنسا۔ اوستہ میں یہ لفظ نیریوشنگھ ہے۔ اہل ہنود کے خیال میں انگیرا رشی کی اولاد نے آگ کی پرستش کو رواج دیا ہے۔ اوستہ میں آتش پرست انگرو نامی ایک کاہن کا خاندان نظر آتا ہے۔ پس ان بیانات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدیم آریا وسط ایشیا میں آگ کی پرستش کرتے تھے۔

سوما رگوید میں شاید ایک بھی سُوکتہ ایسا نہیں ہے جس میں دیوتاؤں کو سوم رس پینے کی دعوت نہ کی گئی ہو۔ رگوید تو سوما کی تعریف سے پُر ہے۔ رگوید کے نویں منڈل میں محض سوما ہی اکیلا دیوتا ہے۔ سام وید کا تیسرا حصہ رگوید کے اس نویں منڈل سے اقتباس کیا گیا۔ سوما ایک قسم کی بیل تھی پہلے پتھر پر پیٹتے تھے بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے مَل کر اُس کا عرق نکالتے تھے۔ پھر بھیڑ پشمینہ کی چھلنی میں چھان کر اور اُس میں دودھ وغیرہ ڈال کر بھنگ کی طرح پیتے تھے۔ (دیکھو آر سی دت کی رگوید کا نوٹ صفحہ ۱۲۴۷) سنسکرت

سوما یا سوم ۔ ژند ہاؤمہ یا ہوم ۔ ویداور اوستہ دونوں تصانیف میں اِس
شے کی بڑی تعریف اور ستائش پائی جاتی ہے ۔ لہٰذا گمان غالب ہے
کہ دونوں قوموں کے بزرگ اکٹھے رہتے وقت اپنے آبائی وطن میں نہ صرف
سوما یا ہاؤمہ کا رس پی کر محظوظ ہوتے تھے ۔ بلکہ سوما یا ہاؤمہ کو دیوتا سمجھ کر
اُس کی پرستش بھی کرتے تھے +

کیا وہ بُت پرست تھے؟ اگرچہ وسط ایشیا کے آبائی وطن میں
قوم آریا مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتی تھی تاہم وہ بت پرست نہ تھی ۔
رگوید ژند اوستہ وغیرہ آریا قوم کی تصانیف قدیمہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اُس قدیم زمانہ میں آریا لوگ اپنے معبودوں کے بُت نہیں بناتے
تھے ۔ پچھلے زمانہ میں آریہ قوم کی مختلف شاخوں میں بُت پرستی کا رواج بیشک
نظر آتا ہے ۔ اِس کا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ممالک میں جا کر مختلف
بُت پرست قوموں کے درمیان آباد ہونے کے بعد اُن ممالک کے باشندوں
کے ساتھ خلط ملط ہونے کے باعث اُنہوں نے بھی رفتہ رفتہ اپنے معبودوں کی
مورتیں بنا لیں اور یوں آریا قوم بُت پرست بن گئی ۔ اِس بات کا کوئی ثبوت
نہیں ملتا کہ وہ اپنے آبائی وطن وسط ایشیا میں بھی بُت پرستی کرتے تھے +

کیا وہ مواحد تھے؟ اگرچہ وہ بُت پرست نہ تھے تاہم یہہ بھی نہ سمجھنا
چاہیئے کہ وہ ایک واحد خدا کے پرستار تھے ۔ کیونکہ پیشتر ثابت کیا گیا ۔
وہ آسمان زمین آگ ہوا وغیرہ ۔ مخلوق کی پرستش کرتے تھے ۔ وہ اُن
قدرتی اشیاء کو مختلف معبود تصور کرتے تھے ۔ لہٰذا اُن کو مواحد کہنے کی
نسبت بے واحد یا کثرت الالٰہوں کے ماننے والے کہنا ہی مناسب ہے ۔
اِس سے ہماری یہہ بھی مراد نہیں ہے کہ وہ واحد خدا کے خیال سے بالکل

ناواقف تھے۔ واحد خدا کا خیال انسان کے ضمیر کا طبعی خاصہ ہے اس خیال
کو انسان اپنے دل سے کسی طرح مٹا نہیں سکتا۔ اس لئے آریا قوم کی مذہبی
کتابوں ژند آوستہ۔ رگوید۔ وغیرہ کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ قدیم آریا نے جس وقت جس معبود کی پرستش کی اس وقت اسی معبود میں تمام
الوہیت کو تصور کیا۔ مثلاً خلق کرنا۔ پرورش کرنا۔ عدالت کرنا۔ انتظام کرنا وغیرہ
صفات الٰہی کو آسمان۔ زمین۔ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ مخلوق اور محدود
معبودوں پر محسوب کرکے انہوں نے ان مخلوق اور محدود اشیا کی پرستش
کی ہے۔ لہٰذا خالق کے صفات مخلوق کو محسوب کرنے میں جو قباحت پیدا
ہوتی ہے ان کے مذہب میں وہی قباحت موجود تھی۔ خدا میں خدایت
محسوب نہ کرنے کے سبب سے ہم ان کو موحد نہیں کہہ سکتے ہیں ٭

ان کے مذہب کا نام علماء نے ان کے مذہب کو قدرت پرستی
نام سے مشہور کیا۔ وہ قدرت میں مختلف طاقتوں کو حرکت کرتے دیکھ کر
ان طاقتوں میں مختلف معبود تصور کرتے تھے۔ وہ ان معبودوں میں شخصیت
کا خیال بھی رکھتے تھے۔ اس لیے ان کو اپنے دکھ سکھ کے ساتھی قرار
دیتے تھے۔ خوشی کے ایام میں ان معبودوں کی ستائش اور شکرگذاری
کرتے تھے تنگی اور مصیبت میں ان سے مدد مانگتے تھے۔ جنگ و جدل
میں ان کو اپنا ہادی قرار دیتے تھے۔ فتحیابی میں ان پر فخر کیا کرتے تھے۔
ان معبودوں کو وہ اس قدر اپنے قریب سمجھتے تھے کہ ہر ایک خانگی معاملہ میں
ان کو داخل کرتے تھے۔ ان کو دئیے بغیر وہ خود کھایا پیا بھی نہیں کرتے تھے۔
اگر کسی سبب سے وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے معبود ان سے ناراض ہیں
تو اپنے اس گناہ یا خطا کے کفارہ کی قربانی چڑھاتے تھے۔ ان کے معبود

اُن کے خیال میں اس قدر شخصیت یا فتہ تھے۔ کہ انسانی ذات کا کل تقاضا وہ
اُن میں تصور کرتے تھے۔ مثلاً طلائی رتھ پر سوار ہو کر سورج دیوتا نکل آتا ہے
اپنی معشوقہ اوشا کو بغلگیر کرنے کے لئے اُس کے پیچھے دوڑتا ہے۔ تو اوشا اُس کے سامنے
سے بھاگتی جاتی ہے۔ بہ تیز رو سورج دیوتا آخر کار آگے بڑھکر اُس کو پکڑ ہی لیتا
ہے۔ وہ اپنے عاشق کو چھونے سے اسی وقت مر جاتی ہے۔ وغیرہ۔ اُن کے
مذہب میں اگرچہ بُت پرستی نہ تھی تو بھی خالق کو بھول کر مخلوق کی عبادت کرنے
سے بُت پرستوں کی نسبت بہت بہتر نہ تھے ۔

اُن کے دینی رسومات آریا قوم کی مختلف شاخوں کی قدیم تصنیفات سے ظاہر ہے کہ اُن کی سب سے بڑی اور متبرک دینی رسم قربانی تھی۔ یہ رسم نہ صرف اُنہیں میں بلکہ دُنیا کی ساری قوموں میں پائی جاتی تھی۔ آریوں کی قدیم تصنیفات میں حیوان کی قربانی کا بہت ذکر ہے۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے سوما یا ہوما کا رس یا اسی قسم کی منشی یا غیر منشی پینے کی چیز چڑھانے کا بھی دستور تھا۔ علاوہ ان چیزوں کے گھی۔ جَو۔ وغیرہ بھی چڑھائے جاتے تھے ۔

۴۔ ہنود اور فارسی

موافقت جب آریا قوم کی مختلف شاخیں اپنے آبائی وطن یعنی وسط ایشیا سے جدا ہوئیں تو اہل فارس اور اہل ہنود کے آباؤ اجداد بڑی مدت تک باہم یکجا بود و باش کرتے رہے۔ کیونکہ ان دونوں میں جس قدر آپس کی موافقت نظر آتی ہے اور کسی قوم کے ساتھ ان کی ایسی موافقت نہیں پائی جاتی ہے

ہم ذیل میں اہل ہنود اور اہل فارس کی چند موافقت کا ذکر کرتے ہیں ؎

(۱) **اُن کے قومی نام** ۔ اہل فارس نے اپنے تئیں ایریا کہا ہے۔ ویدک رشیوں نے اپنے تئیں آریا اور آریا کہا ہے ؎

(۲) **اُن کی زبان** ۔ بنگالی اور ہندی زبانوں میں جس قدر موافقت ہے قدیم ژند اور سنسکرت زبانوں میں بھی اسی قدر موافقت پائی جاتی ہے مثلاً:۔

ژند	سنسکرت	معنے
وشینو	وکشینہ	دہنا
کشہ	ککشہ	بغل
پرستی	پرشٹھ	پیٹھ
فتانہ	ستنہ	چھاتی
پیرشابہ	پارشوا	پہلو
شراونی	شرونی	کمر

ژند	سنسکرت	معنے
ژانو	جانو	گھٹنہ
زنگھا	جنگھا	ران
منو	منہ	من یا دل
یشنہ	یجنہ	قربانی کی رسم
نویدیمی	نویدیامی	عرض کرتا ہوں
شتاومی	شتئومی	ستائش کرتا ہوں
زبایمی	ہیایامی	بلاتا ہوں
آفرینامی	پسینامی	خوش کرتا ہوں
نیمو	نمہ	سجدہ کرتا ہوں وغیرہ

(۳) اُن کے معبود - مثلاً :-

آوستک	ویدک
اہرمزد کے القاب	وُرن کے القاب
متھرا	مترا
بیرتھرگھنہ	برترگھنہ
ارمئیتی	ارمتی
ایریامن	اریامن
ییمو	یمہ
وونگھاؤ	وِوسوان
نئیریوشنگھو	نراشنگسہ
دیو	وایو

ہادما	سوما
ہوکھراتوس	سوکراتوس
تھرتایا تھریتن	ترتا یا ترتین
تھرتا آتھیا کی نسل سے تھا	ترتا آپتیا کی نسل سے تھا
تھرتا نے تین سر اور چھ دُم والے	ترتا نے تین سر اور سات دُم والے
اژدھے کو مارا	اژدھے کو مارا

وغیرہ

(۴) معبودوں کا لقب۔ اہل فارس نے اپنے سب سے بڑے معبود اہرمزد کو اہر لقب سے ملقب کیا۔ رگوید کے رشیوں نے اپنے بڑے بڑے معبودوں کو اسر نام سے پکارا ہے۔ لفظ اہر اور لفظ اسر ایک ہی ہیں۔ رگوید میں اندر۔ ورن۔ مترا۔ مردت۔ پرجاپتی۔ توشتری۔ اگنی۔ سرسوتی۔ سوتری۔ پرجنیا وغیرہ دیوتاؤں کو اسر لقب سے ملقب کیا۔ (دیکھو رگوید ۱:۲۴:۱۴۔ ۱:۵۴:۳ و ۱:۴۶:۲:۵ ۱۰:۱۱:۳ و ۲:۲۷:۱۰ و ۲:۲۸:۷:۴ و ۳:۵۲:۱ و ۵:۱۲:۱ و ۵:۱۵:۱ و ۵:۲۷:۱ و ۵:۴۲:۱ و ۵:۹:۴:۲ و ۵:۶۳:۳ و ۵:۸۳:۶ و ۶:۷۴:۲:۲ ۷:۶۵:۲ و ۷:۹۶:۱ و ۸:۲۴:۱۱ و ۸:۱۰۹:۶ و ۱۰:۱۰:۲ و ۱۰:۵۵:۴ و ۱۰:۹۶:۱۱ و ۱۰:۹۹:۲ و ۱۰:۱۰۵:۱۱ وغیرہ)

(۵) چند اشخاص کے نام۔ ویدک انگرا۔ اوستک انگرو ہے۔ ہندوؤں کی بعض کتابوں میں کرشاشوا نام ایک بہادر کا بیان ملتا ہے۔ اس کرشاشوا کے نام اور اوصاف اوستک بہادر کیرشیاشپا کے نام اور اوصاف سے مشابہت رکھتے ہیں۔ وید میں اشنا نام ایک شخص کا

ذکر ہے جس کو پرانوں میں اُسیروں کا گرو شکر اچارج اور نیتر یا سنگھتا
میں کوی اُشنا کہا ہے۔ اِس شخص کو آوستہ کے بہم لیشت میں قومی
اُشنا اور خورد آوستہ میں اُشی نیمو یا اشناک کہا ہے۔ ویدمیں اِشتاشوا
نام ایک شخص کا بیان ہے جس کو علماء نے اوستک وِشتاشپا قرار دیا۔
وِشتاشپا کو عام فارسی میں گشتاسپ بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہہ لفظ
کبھی کبھی بے سے بھی لکھا جاتا ہے۔ مثلاً بیشتاسپ۔ لفظ بیشتاسپ
ویدک اِشتاشوا سے زیادہ تر موافقت رکھتا ہے ٭

(۶) چند مقامات کے نام۔ اوستک ہپتہ ہندو۔ ویدک سپتہ
سندھو۔ اوستہ کے مطابق اُہرمزد کی پیدا کی ہوئی دسویں سرزمین
کا نام ہرکیوتی ہے۔ ویدمیں اس ہرکیوتی سرزمین کے نام سے پنجاب
کی ایک ندی کا نام سرسوتی رکھا گیا۔ آوستہ میں اُہرمزد کی پیدا کی
ہوئی چھٹی سرزمین کا نام ہرایُو ہے۔ ویدمیں یہہ نام بھی ہندوستان کی
ایک ندی کو دیا گیا جسے سریُو (عام بولی میں سرجو) کہتے ہیں ٭

(۷) چند ریت و رسم۔ ویدک رشی دو لکڑیوں کو گھسکر آگ بناتے
تھے۔ اہل فارس بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ہندو اگنی ہوتری اپنے گھر
میں پاک آگ کو قائم کرتے تھے۔ اہل فارس بھی اپنے گھر میں پاک آگ
کو قائم رکھتے ہیں۔ ہندو لوگ شادی کے موقعہ پر اریامن دیوتا کے منتر
پڑھتے ہیں۔ فارسی لوگ شادی کے وقت ایریامن معبود کے منتر پڑھتے
ہیں۔ آوستہ میں آتھروا اور ذوتا نامی دو قسم کے کاہن پائے جاتے
ہیں۔ یہہ وید کے اتھروَن اور ہوتا نام کاہنوں سے مشابہت رکھتے
ہیں۔ فارسیوں کے رسومات میں دمودھا رکشن۔ گوشت پھل۔ ہاؤما۔

بھیڑ کی اون ۔ پتوں کے گچھے اور پکوان کا استعمال پایا جاتا ہے ۔ ہندو لوگ بھی ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں ۔ فارسیوں کے جشنے نام رسم میں ویدک جو تشٹوم یگیا کے عنقریب کل رسوم نظر آتے ہیں ۔ اوستاک افرگین اور آفرین نامی اور ضنبر نام رسومات ویدک آپری یشتی درشش پورنماسی اور چترماسیا نام رسومات سے موافقت رکھتے ہیں ۔ اوستا ہوما کی قربانی اور ویدک سوما کی قربانی یکساں ہے ۔ اوستا کے مطابق ہوما اور وید کے مطابق سوما ایک درخت کا نام ہے ۔ دونوں تصنیفات کے مطابق وہ درخت رنگ میں سنہرا اپنے نفس میں صحت بخش مقوی اور ابدی حیات بخش ہے ۔ دونوں تصنیفات کے مطابق اُس کو خاص طور پر تیار اور منتر سے پاک کر کے استعمال کرنا پڑتا ہے ۔ اہل ہنود ایک خاص عمر میں اپنے لڑکے کے گلے جنیو ڈالتے ہیں ۔ اہل فارس بھی ایسا ہی کرتے ہیں ۔ اہل فارس میں ذات پات کا دستور نہیں ہے ۔ وید کے قدیم منتروں میں بھی ذات پات کا نام و نشان نظر نہیں آتا ہے ۔ اہل فارس اپنے معبودوں کے بت بنا کر کسی بت خانہ میں یا مندر میں نہیں رکھتے ہیں ویدک زمانہ میں بھی رشی لوگ دیوتاؤں کی مورتی یا مندر نہیں بناتے تھے ۔ دونوں قوموں میں ظاہری پاکیزگی کے لیئے خاص خاص موقعہ پر گئوموتر پیا جاتا ہے ۔

ناموافقت اہل فارس اور اہل ہنود میں جس طرح بہت باتوں میں موافقت پائی جاتی ہے اُسی طرح بعض باتوں میں ناموافقت بھی نظر آتی ہے ۔ مثلاً :-

(۱) **معبودوں کی توہین** ۔ رگوید میں جس طرح لفظ اسُر اندر ورن وغیرہ معبودوں کی تعظیم کے واسطے استعمال ہؤا اسی طرح اُن معبودوں کے دشمنوں کی توہین کے لیئے بھی استعمال ہؤا ۔ یعنی اسُر لفظ کو دو نقیض معنوں میں استعمال ہوتے دیکھکر وید کے مفسرین بڑی گھبراہٹ میں پڑ گئے پھر

ژند آوستہ میں دیو لفظ ایک موقعہ پر تعظیم کے واسطے اور دوسرے موقعہ پر توہین کے لئے استعمال ہُوا۔ مابعد زمانہ میں اہل ہنود محض دیو کو پُوجتے اور اسُر کی توہین کرتے ہیں۔ اہل فارس اُہر کو پُوجتے اور دیو کی توہین کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے فارسی اور اُردو زبانوں میں بھی دیو کو بدرُوح قرار دیا۔ کسی زمانہ میں ہندو اور فارسی دونوں قومیں اُہر اور دیو دونوں کی پرستش کرتی تھیں اُہر کی پرستش ہم نے پیشتر وید سے ثابت کی ہے۔ اہل فارس دیوؤں کی پرستش کرتے تھے اس امر کا ثبوت ہم اوستہ سے دے سکتے ہیں۔ مثلاً اوستہ کے یشنہ نام حصّہ کے بارھویں باب میں لکھا ہے۔ "میں دیوؤں کی پرستش کو چھوڑ کر اہُرمزد کی پرستش کو اختیار کرتا ہُوں۔ میں دیوؤں کا دشمن ہو کر اُہر کا عابد اور آمیش پنتوں کا پرستار ہوتا ہوں"۔

[یہاں پر اتنا کہنا مناسب ہے کہ اگرچہ وید میں لفظ اُسر تعظیم کے لئے بھی استعمال ہُوا۔ تاہم سوائے ویدک عالم یا پنڈتوں کے عام ہندو اس بات سے واقف نہیں ہیں۔ ہندوؤں کے مختلف شاستروں اور عام عقیدوں کے مطابق دیو اور اسُروں میں ہمیشہ لڑائی ہوتی رہی اور اب بھی ہوتی رہتی ہے۔ سال بسال بنگال میں جو دُرگا دیوی کی مُورتی بنائی جاتی ہے۔ وہ اس بات کی شاہد ہے۔ دُرگا دیوی اپنے دس ہاتھوں میں دس ہتھیار لیکر ایک شیر پر کھڑے ہو کر مہشاسُر کے ساتھ لڑتی ہے۔ ہندوؤں کے عام عقیدے کے مطابق وشنو کے بار بار اوتار لینے کی غرض بھی اُسروں کو فناہ کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی اسُر کبھی دیتیا اور کبھی راکھشس بنکر زمین پر پیدا ہوتے ہیں اور زمین کو ستاتے رہتے ہیں۔ مثلاً اُن کا سب سے بڑا اُسر ست جگ میں ہرنیا کشپو۔ ترتا جگ میں راون اور دواپر جگ میں کنس نام سے پیدا ہُوا جس کو وشنو نے اوتار لیکر

مار ڈالا۔ اہل ہنود جس قدر دیوں کی تعظیم اور اہُروں کی توہین کرتے ہیں اہل فارس اُسی قدر اہُر کی تعظیم اور دیوں کی توہین کرتے ہیں۔ اُن کے خیال کے مطابق اہُرمزد سب سے اعلیٰ معبود ہے۔ خلقت کی تمام اچھی چیزیں اُسی نے پیدا کیں۔ لیکن اُس کی مخالفت میں انگھرومینویس اُٹھ کھڑا ہوا۔ انگھرو کے معنی بُرا اور مینویس کے معنی من یا دل۔ انگھرومینویس کے معنی وہ جو بُرے دل کا ہے۔ انگھرومینویس کو فارسیوں کا شیطان کہہ سکتے ہیں۔ انگھرومینویس نے اہرمزد کی نیک خلقت کو بگاڑنے کے واسطے سانپ بچھو وغیرہ تمام نقصان آور چیزیں پیدا کیں اہُرمزد نے آتش پنت نام معبودوں کو پیدا کیا۔ انگھرومینویس نے اُن کی مخالفت میں دیووں کو پیدا کیا۔ پس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے خیال کے مطابق دیو اس قدر نفرتی ہیں کہ اُن کی پیدائش بھی انگھرومینویس یعنی شیطان کی طرف سے ہوئی ہے۔

(۲) **ہوما یا سوما کی توہین** ۔ سوما کی قربانی وید کی ایک بڑی رسم ہے۔ اوستہ میں بھی ہوما کی بڑی تعریف ہے۔ لیکن اُسی اوستہ میں زرتشت نے ہوما کی بڑی توہین بھی کی ہے (یشنہ ۳۲: ۳ و ۴۸: ۱۰) عُلماء گمان کرتے ہیں کہ یہاں پر زرتشت نے خمیری یا نشئی ہوما کی توہین کی ہے۔

(۳) **بزرگوں کی توہین** ۔ وید میں قوی اور اُشیجا نام عالموں کا ذکر ہے۔ اوستہ میں اُن بزرگوں کی توہین پائی جاتی ہے۔ پھر اوستہ میں زرتشت کے حامی چند بزرگ ہیں جن کا عام لقب مگوا ہے۔ لفظ مگوا سنسکرت میں مگھوا ہے۔ مخرد طی حروف کے کتبوں میں یہ لفظ مگھوش نام سے لکھا ہے۔ یونانی اور لاطینی مصنفوں کے مطابق یہی بزرگ میجائی

کہلاتے تھے جن کو انگریزی میں مجیئن اور اردو میں مجوسی کہتے ہیں۔ مگھوا
یا مجوسی لوگوں کے بعض بہادر اور بادشاہ کوآ لقب سے ملقب ہوتے
تھے۔ مثلاً کوآ وستشپا۔ کوآ ہشتر یا کوآش۔ وید میں ان اوستک بزرگوں
کے حامیوں کو کوآسکھا یعنی کواؤں کے رفیق کہا گیا۔ ویدک رشیوں
نے مگھوا اور اُن کوآسکھوں کو اندر کے دشمن اور اندر کو اُن کے ہلاک
کرنے والا قرار دیا۔ (دیکھو رگوید ۵:۳۴:۳) ☙

مذکورہ بالا ناموافقت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل فارس اور اہل ہنود
کے بزرگوں کے درمیان سخت دشمنی ہوئی تھی۔ پہلے دونوں ایک ہی قوم
تھے بعد ازاں بسبب قومی جھگڑے کے وہ دو فریق اور دو قوموں میں
تقسیم ہو گئے۔ بہت لڑائی اور فساد کے بعد ایک فریق دوسرے فریق سے علیحدہ
ہو کر کوہ ہندوکش عبور کر کے ہندوستان میں آکر مقیم ہو گئے +

نااتفاقی کا سبب

(۱) اس قومی فساد کا سبب دریافت کرنا آسان
نہیں ہے لیکن اہل فارس کی تصنیفات کو پڑھنے سے گمان غالب ہے کہ مذہبی اصلاح
اور کاشتکاری کی ترغیب اس جھگڑے کی بنیاد ہے۔ کیونکہ دیوؤں کی توہین اور
کاشتکاری کی ترغیب بہت مقامات میں اکٹھی نظر آتی ہے۔ بلکہ دیوؤں کو اکثر
مقامات میں کاشتکاری کا دشمن قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً وندیداد کا تیسرا باب
انہی باتوں سے پُر ہے اس قسم کی اصلاح ایک ہی دن میں اور ایک ہی شخص سے
ہونا ناممکن ہے۔ آوستا کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زرتشت سب
سے بڑا مصلح تھا۔ زرتشت نے اہرمزد سے پوچھا کہ اے خالق کس طرح
سے مزدیاسنہ مذہب کی ترقی کی جائیگی؟ اہرمزد نے جواب دیا کہ اے
زرتہشترا سپتیم جو کی زراعت ہی اس کی ترقی کا باعث ہے (اوستہ وندیداد ۳:۳۱)

اِس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ قوم کاشتکاری کے کام میں سست ہو
گئی تھی اور اپنے پڑوسی تورانیوں کی طرح گلہ بانی کو اختیار کیا تھا اسلئے زرتشت
نے چاہا کہ آریا قوم اپنا آبائی پیشہ کاشتکاری کو اختیار کرے۔ اور اپنا قدیم
آریا نام کو نہ کھووے ✤

(۲) اصلاحِ زرتشت کا ایک اور مضمون شراب خوری معلوم ہوتا ہے
رگوید اور اوستہ دونوں تصانیف میں سوما یا ہوما کی بڑی تعریف نظر آتی ہے
ہمارے آریا اجداد اپنے معبودوں کو سوما چڑھاتے تھے۔ اور خود بھی ذوق سے
نوش فرماتے تھے۔ وہ منشی سوما استعمال کرتے تھے۔ زرتشت کی تعلیم میں اِس منشی
ہوما کی بڑی توہین نظر آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی اور اُس کے حامیوں
کی تعلیم سے ایک فریق اُن کے پیرو ہو کر منشی ہوما کو چھوڑ کر غیر منشی ہوما کو استعمال
کرنے لگے۔ لیکن دوسرا فریق نہ تو کاشتکاری کو اختیار کرنے کو اور نہ منشی
سوما کو ترک کرنے کو راضی تھا۔ وہ گڈریہ کے پیشہ اور گوشت خوری اور منشی
سوما خوری کو پسند کرتا تھا۔ لہذا یہ فریق زرتشت اور اُس کے حامیوں کی
اصلاح کے سخت مخالف ہوا۔ یہی فریق بہت فساد اور لڑائی کے بعد اپنے
آبائی وطن کو چھوڑنے کے لئے مجبور ہوا۔ اور کوہ ہندوکش کے اِس طرف
آکر پناہ گزین* ہوا ✤

* اِس امر میں بنگال کے مشہور ہندو ڈاکٹر راجندر لال مترا اقرار کرتے ہیں۔

"The relation of the agriculturists with the shepherds was not always of the most peaceful kind. Their respective habits of life were such as to make them antagonistic to each other. The shepherds had the most frequent opportunities of indulging in

(۳۳) رگوید کو پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس اصلاح کے
مخالف فریق یعنے اہل ہنود کے اجداد کا سب سے بڑا پیشوا اور دیوتا اندر بڑا بھاری
گوشت خور اور سوما خور تصور کیا گیا۔ (مثلاً دیکھو رگوید ۵: ۲۹: ۷ و ۸ - ۱۶:۹ : ال

animal food and fermented drink, and they did not fail to make the most of these opportunities. The agriculturists were necessarily driven to depend principally on the produce of their fields, and they subsisted on vegetable diet. The former thought that their goods were best served by offerings of sanguinary sacrifices and libations of intoxicating soma: the latter offered the fruits of the earth and unfermented soma to their gods......Their differences were heightened by priests and reformers, until they culminated in a religious schism of a most sanguinary character... ...How long these wars lasted it is impossible now to ascertain, but it is unquestionable that they brought on the one hand the establishment of the Zoroastrian religion with Ahura Mazda or chief Asura for god and a host of Ahuras of inferior rank as ministers, receiving fruits and unfermented soma for their votaries as offerings, and on the other the expulsion of the bulk of the shepherd tribe, from Afghanistan with their pantheon headed by Indra and the cultus which required animal sacrifices and libations of fermented liquors. These latter are the ancestors of the Brahmanic Aryans. In India they found a congenial, peaceful home......It may offend the self-love of the Brahmans to be told that the celestial wars resulted in the final overthrow of Indra or in other words, that their ancestors were expelled from their ancient home by the followers of Asuras."—*Indo Aryans*, article XX, "Primitive Aryans."

۶:۲۹؛ ۱۰:۱۹؛ ۲۷:۲؛ ۱۰:۹۲؛ ۲۸:۳؛ ۱۰:۳؛ ۸۶:۱۳ وغیرہ) شاید اسی سبب سے اصلاح کے حامیوں یعنی اہل فارس کے بزرگوں نے اندر کو اُس کے حامیوں سمیت دوزخ کو بھیج دیا۔ اُن کو اُنہوں نے انگھر و مینویس کے اہلکار قرار دیا۔ وہ اِندر اور اُس کے ساتھیوں کو اپنے وطن سے نکال دیتے ہیں۔ مثلاً میں اِندر کو شوراکو اور ناونگھتیا کو اِس گھر سے اِس گاؤں سے۔ اِس شہر سے۔ اِس ملک سے اِس پاک عالم سے نکال دیتا ہوں (دیکھو ژند اوستہ دسواں فرگرد) اندر ویدک اندر شوروا۔ ویدک شروا۔ ناونگھتیا۔ ویدک ناستیا۔ پس اِس امر میں کچھ بھی شبہ باقی نہیں کہ منشی سوما کا استعمال اِس قومی فساد کا ایک سبب تھا +

(۴) اِسی لڑائی کو مابعد کے ہندوؤں نے دیوتا اور اسُروں کی لڑائی قرار دیا۔ بسبب اِس ہی لڑائی کے لفظ اسُر جو بطور تعظیم کے استعمال کیا جاتا تھا بطور توہین کے استعمال ہوا۔ اہل پُران نے دیوتا اور اسُروں کی لڑائی کا یہ سبب بیان کیا کہ سمندر کے متھن کے وقت امرت یا سُدھا نام ایک لذیذ شے حاصل ہوئی تھی۔ دیوتاؤں نے دغا سے اسُروں کو امرت سے محروم رکھا۔ اور بدیں وجہ دیوتاؤں اور اسُروں میں لڑائی ہوئی۔ ہندو لوگ چاند کو بھی امرت یا سُدھا سر چشمہ کہتے ہیں۔ اور چاند کا ایک دوسرا نام سوما بھی بتاتے ہیں۔ لہذا ویدک سوم رس پرانوں میں امرت یا سُدھا کہلاتا ہے۔ دیوتا اُس کے پینے کے بڑے مشتاق تھے۔ دیوتاؤں نے دغا سے اسُروں کو امرت پینے سے محروم رکھا اور اِس سبب سے دیوتا اور اسُروں میں لڑائی ہوئی یہہ بات ہندوؤں کی من گھڑت ہے۔ اصل بات تو یہہ ہے کہ اسُر کے پرستار یعنی اہل فارس کے بزرگوں نے دیوتاؤں کے پرستار یعنے اہل ہنود کے اجداد کی سوما یا امرت نوشی کی مخالفت کی اور اِسی سبب سے دونوں فریقوں میں لڑائی ہوئی +

(۵) ہم پہلے دکھا چکے کہ اوستنک بزرگ وستاشپا ویدک اشٹاشوا ہے۔
وستاشپا زرتشتی اصلاح کا ایک مشہور حامی اور قوی بادشاہ تھا۔ اسی سے کئی لوگ
مابعد زمانہ میں دارا بادشاہ کا باپ گشتاشپ کا نام رکھا گیا۔ ممکن ہے کہ گشتاشپ
بادشاہ و زرتشتی اصولوں کو اجرا کرنے کے نئے ہتھیار کو بھی استعمال میں لایا ہو۔
اہل ہنود کے اجداد اپنے پیشواؤں کی بڑائی کرنے کے لیے فخریہ کہہ رہے ہیں
دشمنوں کے شکست دینے والے پیشواؤں کا اشٹاشوا اور اشٹراشمی کیا کرتے
زرتشت کے حامیوں میں سے اشٹراشمی کہے
ہیں۔ (دیکھو رگوید ۱: ۱۲۲: ۱۳)
کہا گیا معلوم نہیں ہے ۔

نااتفاقی کا نتیجہ

اہل ہنود کے اجداد فخر کریں تو کریں۔ پر ہم کو تواریخی سچائی کی خاطر
کہنا پڑتا ہے کہ اس قومی فساد میں زرتشتی حامیوں کے ہاتھ سے اُن کو شکست
کھانا پڑا۔ اور کوہ ہندوکش عبور کر کے اس ملک میں داخل ہو کے ایک نو آبادی قائم
کرنی پڑی۔ اگر کوئی کہے کہ کیا ثبوت ہے۔ کہ وہ مغلوب ہو کے اس ملک میں آ
بسے ہیں۔ تو ہم اس کے جواب میں ذیل کے دلائل پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) اگر شکست نہ کھاتے تو اپنے ملک کو نہ چھوڑتے۔ پُران میں لکھا ہے
کہ اُسروں سے شکست کھا کر اندر اپنے ساتھیوں کے ساتھ سُرگ سے جُدا
ہوا تھا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس کہانی کی بنیاد کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ اندر برترا اسر
سے تو نہیں بلکہ اہل فارس کے ہاتھوں سے نکالا گیا تھا۔ زمانہ مابعد میں اہل
پُران نے غلطی سے اس شکست کا بیان اندر اور برتر کی لڑائی میں چھپا لیا

(۲) اہل فارس اندر کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں۔ اُس کے ساتھ
شروا اور ناستیا نام دو ویدک دیوتاؤں کو بھی۔ مثلاً جیسا پیشتر بیان ہو چکا
میں اندر کو۔ شروا کو۔ اور دیوتا ونگھتیا کو اس گھر سے۔ اس گاؤں سے۔ اس

شہر سے۔ اِس ملک سے۔ اِس پاک عالم سے نکال دیتا ہوں ✦

(۳) ویدک رشی قدیم سکونت گاہ سے نکالے ہوئے اِندر کو بُلا رہے ہیں۔ مثلاً "اِندر بہت لوگوں کے پاس جاتا ہے۔ میں اُسے قدیم سکونت گاہ سے بُلاتا ہوں جس کو باپ نے پیشتر بُلایا تھا" (دیکھو رگوید ۱: ۳۰: ۹) یہاں باپ سے مُراد رشی کے قدیم اجداد جنہوں نے اِندر کو وسط ایشیا سے بُلایا تھا (دیکھو ڈاکٹر کے۔ ایم۔ بنیرجی جیس ایری ین وٹ نس صفحہ ۲۹ : اور مسٹر آر۔ سی۔ دت۔ سی۔ ایس کا بنگالی رگوید نوٹ صفحہ ۶۵)۔

(۴) تاکہ اِندر دُشمنوں کے ساتھ نہ مل جاوے۔ رشی کہہ رہے ہیں۔ "ہم کو چھوڑ کر دوسرے ہیں جا کر اپنے کو ملامت کر۔ ہمارے ہی پاس رہ" (رگوید ۱: ۴: ۳) "ہم تجھے کھانے کو دیں گے" (رگوید ۱: ۴: ۹) یعنی ہم تیری ضرورتوں کو رفع کریں گے تو ہمارے درمیان رہ ✦

(۵) ویدک رشی اگنی کو پکار رہے ہیں۔ "اے منور پاک اگنی تو دیوتاؤں کو ہمارے لئے یہاں سے آ" (رگوید ۱: ۱۲: ۱۰) لفظ "یہاں" پر غور کیجئے وید کے مشہور مُفسر سائنا چارج لفظ یہاں کی یہہ تشریح کرتے ہیں کہ "دیویجانہ دیشے" یعنی وہ مُلک جہاں دیوتاؤں کی پرستش ہوتی ہے۔ اب سوال یہہ ہے کہ وہ دیوستان کونسا ہے؟ اہل فارس نے تو دیوتاؤں کو نکال دیا۔ پس لفظ یہاں سے جو دیوستان مُراد ہے۔ وہ وہ مُلک ہے جہاں اسروں کی تو نہیں پر دیوتاؤں کی پرستش ہوتی ہے۔ یعنی موجودہ ہندوستان۔ مطلب یہہ ہے کہ رشی لوگ اگنی سے یہہ التماس کرتے ہیں کہ وہ دیوتاؤں کو قدیم ملک سے جہاں اُن کی توہین ہوتی ہے۔ یہاں یعنی نئے دیوستان میں لے آئے ✦

صاحب نے ایری ان ڈینس نام کتاب میں قدیم یونانی مؤرخوں کی تصانیف سے ثابت کیا ہے کہ وسط ایشیا میں ایک دریا سندان نام سے مشہور تھا جو بحر کیسپین میں گرتا تھا۔ صاحب موصوف نے اس دریا کے رُخ کی نسبت کچھ بیان نہیں کیا۔ اس لئے ویدک سندھو اور یونانی مؤرخوں کی سندان کو ہم ایک ہی دریا قرار دینے سے باز رہتے ہیں۔ لیکن تاہم جب حال کہ اس قسم کا نام وسط ایشیا میں ملتا ہے۔ اس سے گمان غالب آتا ہے کہ رگوید کا وہ دریائے سندھو جس کا رُخ شمال کی طرف تھا۔ وسط ایشیا ہی کا کوئی دریا ہوگا اگرچہ اُس کی ہستی ثابت کرنا زمانہ حال کے لئے امر محال ہے۔ ممکن ہے کہ اُسی قدیم دریائے سندھو کے نام سے دسویں منڈل کے نئے دریائے سندھو کا نام رکھا گیا۔ اور اسی طرح وسط ایشیا کے سات دریا کے نام رفتہ رفتہ جب ہمارے بزرگ اس ملک میں تشریف لائے ہندوستان کے سات دریا کو دیئے گئے جن کا ذکر رگوید کے نئے منتروں میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا موجودہ پنجاب کو اگر سرزمین سپتہ سندھو کہنا ہی پڑے تو اس کو بنا سپتہ سندھو مناسب ہوگا۔ جو کہ وسط ایشیا کے اصلی سپتہ سندھو کے نام سے نامزد کیا گیا ہوگا۔

(۲) پھر اس نئے سپتہ سندھو میں دریائے سرسوتی اور اُس کے آس پاس کے علاقہ شامل ہیں۔ لیکن ژند اوستہ میں جو ہپتہ ہندو کا بیان پایا جاتا ہے اُس میں سرسوتی (ژندہر کوئتی) شامل نہیں ہے۔ اوستہ کے مطابق ہپتہ ہندو اور ہر کوئتی دو مختلف سرزمین ہیں۔ اہرمزد نے سولہ سرزمین پیدا کیں جن میں ہر کوئتی دسویں اور ہپتہ ہندو پندرھویں سرزمین تھی۔ لہٰذا ہندوستان کا سپتہ سندھو اور ایران کا ہپتہ ہندو دو مختلف سرزمین معلوم دیتی ہیں اور گمان غالب ہے کہ ایرانی ہپتہ ہندو سے نکلکر اہل ہنود کے

امداد پنجابی سپتہ سندھو میں آکر آباد ہوئے۔ زمانہ حال میں بھی اس قسم کے وقوعات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً انگلستان کے نام سے امریکہ کی ایک آبادی نیو انگلینڈ کہلاتی ہے۔ یارک نام سے نیو یارک مشہور ہوا۔ امریکہ کا شہر فیلے ڈلفیا ایشیا کوچک کے قدیم شہر فلاڈلفیا کا نام رکھتا ہے۔ پس وسط ایشیا کے ہپتہ ہندو سرزمین کے نام سے ہندوستان میں سپتہ سندھو سرزمین کا مشہور ہونا ناممکن نہیں ہے۔

(۳) پھر رگوید کے رشی بھی صاف اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ مثلاً ۱۸: ۲۴: ۲۷ میں اندر کی نسبت لکھا ہے کہ وہ آریوں کو سپتہ سندھو میں پہنچاتا ہے ۱۰: ۶۴: ۸ اور ۹ میں رشی لوگ سات دریا سے اور خصوصاً سرسوتی سرو اور سندھو سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ان کو پناہ دیویں جبکہ انہی کی شہادت اس قدر صاف ہے تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قدیم سے سپتہ سندھو یا شمالی ہندوستان کے باشندے تھے۔

(۴) پھر ژند اوستہ کے بیان کے مطابق ہپتہ ہندو ان کی سولہ سرزمینوں کی پندرھویں سرزمین ہے۔ اب کہیے پندرھویں سرزمین کیونکر قدیم ترین سکونت گاہ ٹھہر سکتی ہے؟ ان کے خیال کے مطابق اہرمزد نے ذیل کی سولہ سرزمین پیدا کیں۔ (۱) آریانہ ویجو۔ (۲) گو یعنی سگدھا نام سے مشہور ہے۔ (۳) موورو بلند اور پاک ہے۔ (۴) بکدھی۔ (۵) نسایا (۶) ہرویو (۷) وکرتیا۔ (۸) اردا۔ (۹) کہنتنا۔ (۱۰) ہرکوتی۔ (۱۱) ہیتومنت۔ (۱۲) رگدھا (۱۳) چکرا۔ (۱۴) ورینا۔ (۱۵) ہپتہ ہندو۔ (۱۶) رہنا کی مشرقی جانب۔ ژند اوستہ کے مطابق ان کی پہلی سرزمین آریانہ ویجو ایسی پاک زمین تھی کہ اس کو ہر ایک ناپاکی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اہرمزد نے باقی سرزمینوں کو برپا کیا تاکہ

لوگ اُن سرزمینوں میں پھیل جاویں اور یوں آریانہ ویجو کو خالی کر دیتے
اگر اُن کی کوئی قدیم ترین رہائش گاہ تھی تو ایریانہ ویجو ہی وہ رہائش گاہ
ہوگی نہ کہ ہپتہ ہندو جو کہ ایریانہ ویجو سے ہپتہ ہندو میں پہنچ کر بسے
جبکہ ایرانی ہپتہ ہندو ہی آریا قوم کی قدیم ترین رہائش گاہ نہ ٹھہرا تو بھلا
سپتہ سندھو جو کہ شمالی ہندوستان میں واقعہ تھا کیونکر قوم آریا کی قدیم ترین
رہائش گاہ ٹھہر سکتا ہے؟ ایسی صاف شہادت کی موجودگی میں ہم کیونکر
کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب ہی میں اہل فارس اور اہل ہنود کے بزرگان باہم
بود و باش کرتے تھے۔ اور یہیں پر وہ قدیم قومی لڑائی لڑ کر اہل فارس کے
اجداد ایران کو بھاگ گئے +

۵۔ آبائی وطن کی تلاش

قدیم رشی اور نئے رشی

رگوید ۱:۱:۲ میں یوں لکھا ہے کہ "اگنی قدیم رشیوں کا قابل پرستش تھا نئے رشیوں کا بھی ہے وہ دیوتاؤں کو یہاں لاوے"۔ یہہ قدیم رشی اور نئے رشی کون تھے؟ وید کے شروع ہی میں لفظ قدیم اور نئے کے دیکھنے سے کیا خیال گذرتا ہے؟ قدیم رشی البتہ وسط ایشیا کے آتش پرست قدیم آریا تھے اور نئے رشی ہندوستان کے نوآباد آریا تھے۔ سائنیا چارج نے قدیم رشی کے معنی بھرگو۔ انگیرا وغیرہ قدیم رشی قرار دیئے ہیں۔ ہم نے پیشتر ثابت کیا کہ انگیرا اور ژند اوستہ کا انگرو یکساں نام ہیں۔ اب بھرگو کو اہل ہنود۔ اسروں کا گرو شکرا کا باپ مانتے ہیں۔ اگر زرتشت کے حامی اسر ٹھہریں تو بھرگو اوستک بزرگ ٹھہرتے ہیں۔ پھر شکرا کا دوسرا نام اوشنا نہ یعنی اُشن کا بیٹا ہے جس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھرگو کا دوسرا نام اُشن تھا۔ اوستہ میں اُشن نام ایک بزرگ کا نام پایا جاتا ہے۔ پس بھرگو عرف اُشن ایک اوستک رشی ٹھہرتے ہیں۔ لہٰذا رگوید کے ۱:۱:۲ میں جو قدیم رشیوں کا ذکر ہے جنہیں سائنیا چارج نے بھرگو انگیرا وغیرہ قرار دیا سو وسط ایشیا کے آتش پرست رشی تھے۔ اور نئے رشی انہیں کی اولاد میں سے تھے جو ہندوستان میں نوآباد ہوئے پس رگوید کا یہہ منتر رشیوں کے وسط ایشیائی آبائی وطن کی طرف اشارہ کرتا ہے ✦

بحر کسپین

اب ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اہل ہنود کے اجداد بحر کسپین

کو بھی جانتے تھے اور اُن کا کوئی نہ کوئی فرقہ اُس کے کنارہ پر بستا تھا اور گمان غالب ہے کہ انہیں کے ایک بزرگ کے نام سے بحر کیسپین نامزد ہوا ہے۔

(۱) رگوید (۱: ۱۲۶: ۱۵) میں سواشوا نام ایک راجہ کا ذکر پایا جاتا ہے خوردہ اوستہ میں یہہ نام ہواسپا ہے اور یونانی میں کسپا تینوں ناموں کے لفظی معنی عمدہ گھوڑا یا یوں کہو کہ عمدہ گھوڑا رکھنے والا۔ یونانی کسپا سے کسپی نام ایک قوم پائی جاتی ہے۔ ہیرودوتس نے دارا بادشاہ کے صوبوں میں اس قوم کو دو مرتبہ شمار کیا جس سے بعض علماء گمان کرتے ہیں کہ یہہ قوم دو حصوں میں منقسم تھی یا اس قوم کی دو آبادیاں تھیں۔ ان میں سے ایک آبادی والوں نے جو مذکورہ بالا بحر کے کنارے پر بستے تھے اپنے نام سے اس بحر کا نام رکھا۔ اگر ویدک سواشوا اور یونانی کسپا ایک ہی لفظ ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ ہندو آریا کے اجداد کسی زمانہ میں بحر کیسپین کے کنارے پر بستے تھے۔

(۲) پھر میڈیا میں کسفیا نام ایک مقام پایا جاتا تھا جس کا ذکر عزرا کی کتاب کے آٹھویں باب کی سترھویں آیت میں بھی مرقوم ہے۔ لہذا بعض علماء گمان کرتے ہیں کہ اصلی کسپی میڈیا کے باشندے تھے جن کا خاص مقام کسفیا پایا جاتا تھا۔ وہاں سے انہوں نے مشرق کی طرف بڑھکر بحر کیسپین کے کنارے پر ایک نئی آبادی قائم کی اور اس بحر کو اپنے نام سے نامزد کیا۔ اب اگر ویدک سواشوا (ژند ہواسپا) اور یونانی کسپا ایک ہی نام ہو تو ہم کو ماننا پڑیگا کہ اہل ہنود کے اجداد نہ صرف بحر کیسپین ہی کے کنارے پر مقیم تھے بلکہ وہ میڈیا میں بھی سکونت کرتے تھے۔

(۳) عزرا کی کتاب کے آٹھویں باب میں جہاں کسفیا کا ذکر آیا ہے وہاں عیدو نام ایک سردار اور "خدا کے گھر کے لئے خدمت کرنے والوں" کا بھی

ذکر پایا جاتا ہے۔ یہہ عبرانی لفظ عیدو ایک آریا نام معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً آستر ۱: ۱ میں عبرانی میں جس طرح ہدو لفظ سے ہندو مراد ہے (جیسے ہماری بائیبل میں ہندوستان لفظ سے ترجمہ کیا) اسی طرح حرف نون کو چھوڑ دینے سے سنسکرت اندو لفظ بھی عبرانی میں عیدو بن سکتا ہے۔ اگر اندو اور عیدو ایک ٹھہرے تو یہہ گمان غالب آتا ہے کہ کسفیا سے اہل ہنود کے بزرگوں کے رخصت ہونے کے ایک بڑی مدت بعد بھی اُن کا کچھ باقی ماندہ حصہ وہاں پر رہتا تھا جن کا ایک سردار بنام عیدو یا اندو عزرا کاہن کے زمانہ تک کسفیا میں موجود پایا گیا ہے ✢

(۴) پھر کسفیا کے متعلق "خدا کے گھر کے لئے خدمت کرنے والے" عبرانی مشتہم لفظ کا ترجمہ ہے۔ مو جو کہ حرف مشروط اور یم جو کہ صیغہ جمع کا نشان ہے چھوڑ دینے سے یہاں پر اصل لفظ شرتھ ملتا ہے۔ عبرانی شرتھ۔ ژند زرتھ اور سنسکرت جرتا یا جرتیہ ہم شکل الفاظ ہیں اور اُن کے معنی قربانی کے وقت گیت گانے والے ہیں۔ سپٹو آجنٹ میں بھی اس لفظ کے یہی معنی گانیوالے (ع ۹ ۲۷ ۵۵ ۹) لئے گئے۔ پس ان تمام باتوں کے لحاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسفیا ایک آریا آبادی تھی اور یہہ آبادی عزرا کے زمانے تک میڈیا میں اپنا قدیم نام رکھتی تھی ✢

(۵) پھر جیسا کہ پیشتر بیان ہوا ہیرودوتس نے مادی قوم کی ایک شاخ کو ایریزنتی یعنی آریوں کی نسل کہا ہے۔ پس کسفیا میں آریوں کی بود و باش کی نسبت بہت شک باقی نہیں رہتا ہے ✢

(۶) پھر کسفیا یا کسپیا کے آریا آبادی ہونے کی نسبت اور ایک ثبوت یہہ ہے کہ یہہ لفظ سنسکرت کاشیا پیا لفظ سے بہت ہی مشابہت رکھتا ہے۔

سنسکرت لفظ کاشیاپیا کے معنی کشیاپا کی اولاد کے ہیں۔ پرانوں میں کسپا پا نام ایک راجہ کا بیان پایا جاتا ہے جو سورج دیوتا کا باپ تھا۔ ویدمیں سواشوا راجہ کو سورج کا باپ کہا گیا۔ پس علماء کے گمان میں ویدک سواشوا اور پورانک کشیاپا ایک ہی شخص ہے۔ کشیاپا کو اہل پران نے سانپ، ورمچھ دریائی جاندار وغیرہ کا والد بھی قرار دیا ہے بعض یونانی مصنفوں نے بحر کیسپین کو اس قسم کے جانداروں کا پیدا کرنے والا کہا ہے:۔ (Sea Aryan P.18 Aditness) لہذا کشیاپا اور کسپا بھی ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ پس ویدک سواشوا اور ژند ہوآسیا پورانک کشیاپا اور یونانی کسپا ایک ہی ٹھہرے گمان ہے کہ اس راجہ نے سورج کی پرستش کی ترغیب دی اور اس لئے وہ سورج کا باپ کہلایا۔ اب ان تینوں باتوں سے صاف معلوم دیتا ہے کہ اہل ہنود کا ایک بزرگ بنام سواشوا یا کشیاپا کی اولاد بحر کیسپین کے کنارے پر اور میڈیا میں بستے تھے +

(۷) رگوید میں ایک جگہ پر جملہ سواشوا سندھو بھی آیا ہے۔ (رگوید ۱۰: ۷۵: ۸) سانیا چارج نے اس کی تشریح یہہ کی ہے کہ "دریا جو بہت گھوڑے والا ہے" جس حال کہ سنسکرت میں لفظ سندھو کے عام معنی سمندر ہیں تو سواشوا سندھو سے ہم بحر کیسپین کو کیوں نہ سمجھیں ممکن ہے کہ مابعد ویدک منتروں میں یہی پرانا لقب سواشوا سندھو نئے پنجابی دریا سندھو کو بھی دیا گیا +

بیر ترم کی کہانی رگوید میں اندر کے ہاتھ سے برتر کے مارے جانیکی کہانی بہت مشہور ہے۔ بعض مفسرین اس کہانی کو محض ایک قدرتی تمثیل تصور کرتے ہیں۔ برتر پانی کا روکنے والا ہے۔ اندر اپنے بجر سے اس کو کاٹ کر پانی کو جاری کر دیتا ہے۔ وہ جو اس بیان کو تمثیلی قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال کے

مطابق برترکے معنے بادل ہیں۔ بادل پانی کو روک رکھتا ہے۔ اندر بجر سے بادل کو کھول کر پانی کو جاری کر دیتا ہے۔ یعنی برسا دیتا ہے +

(۱) برترکے مارے جانے کی کہانی وید اور آوستہ دونوں تصانیف میں ملتی ہے۔ اہل فارس اگرچہ اندر نام سے بہت نفرت رکھتے تو بھی بیتر تھر گھنہ نام سے بہت الفت رکھتے ہیں۔ خیر اگر برترکے مارے جانے کی کہانی محض تمثیلی بیان ہی ہو تو بھی ماننا پڑیگا کہ یہہ تمثیل وسط ایشیا ہی میں ایجاد ہوئی تھی۔ اور اہل ہنود کے اجداد اس تمثیل کو ساتھ لے کر اپنے قدیم وطن سے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو رگوید اور ژند آوستہ دونوں تصنیفات میں ایک ہی تمثیل نظر نہ آتی +

(۲) برترکے مارے جانے کی کہانی کو بعض علما محض تمثیل تصور کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ برترکی کہانی میں ایسے چند اشخاص اور مقامات کا ذکر آتا ہے جو کہ اسوریا کے مخروطی حروف کے کتبوں میں بھی نظر آتے ہیں +

وید میں برترکو اُسر لقب سے ملقب کیا ہے۔ یہہ لفظ اُسر اصل میں قدیم اسوریا ملک کی زبان کا ہے۔ اسوریا کے مخروطی حروف کے کتبوں میں لفظ اُسر خاص چار معنوں میں مستعمل ہوا۔ (۱) معبودوں کے لیئے (۲) بادشاہ اور امرا کے لیئے (۳) ملک اسوریا کے لیئے (۴) اسوریا ملک کے باشندوں کے لئے۔ اسوری زبان سے یہہ لفظ آریا زبان میں آیا۔ اور پہلے معبودوں کے لئے استعمال ہوا۔ اس لیئے اوستہ میں لفظ اہر معبود کے واسطے مستعمل نظر آتا ہے۔ انہی معنے میں رگوید میں بھی یہہ لفظ پایا جاتا ہے اور اسی لئے اندر ورن وغیرہ۔ وید کے بڑے بڑے معبودوں کو اُسر کہا گیا۔ سائنا چارج نے اپنی تفسیر میں لفظ اُسر کے معنے اسورہ پرانا داتا یعنے اُسر زندگی بخشنے والا کیا ہے۔

(دیکھو سانیا چارج کی تفسیر رگوید ۱: ۱۰،۱۲۵) اسوریا کی زبان کی طرح سنسکرت
زبان میں سن کی کمی نہیں۔ لہٰذا اُسر لفظ جیسا کا تیسا ہی رکھا گیا اور معبودوں
کے لئے استعمال ہُوا۔ اوستک زبان میں اکثر س۔ ھ سے بدل جاتا
ہے اِس واسطے اُسر لفظ اہُورَ بن گیا۔ اہل فارس کے ساتھ مخالفت کی وجہ
سے اہل ہنود کو لفظ اُسر کانٹے کی طرح چبھنے لگا اور اُس وقت اہل ہنود نے اُسر
کو دیوتاؤں کا مخالف قرار دیا اور اِس لفظ کو حقارت سے دیکھنے لگے۔ برتر
کو وید میں اُسر کہا گیا۔ لیکن اُس کو اُسر کہنے کی وجہ اور ہی معلوم دیتی ہے کیونکہ
برتر اہل فارس اور اہل ہنود دونوں کا عام دشمن ہے۔ اِس سبب سے
دیوتاؤں کے مخالف اہل فارس کے لئے جس معنے میں ویدک رشیوں
نے اُسر لفظ کو استعمال کیا۔ برتر کے لئے اُس معنے میں استعمال نہیں ہو
سکتا۔ برتر جس حال کہ اہل ہنود اور اہل فارس دونوں کا دشمن ہے اور پھر
بھی اُسر کہلاتا ہے تو وہ اُن کا عام دشمن اسوریا کا رہنے والا ہی ہوسکتا ہے
اور اسوریا کا رہنے والا ہونے کے سبب سے وید میں وہ اُسر نام سے
ملقب ہُوا ہوگا۔ اسوریوں کے ساتھ وسط ایشیا کی آریا قوموں کے
جنگ وجدل کا ذکر ژند آوستہ اور قدیم تواریخوں میں ملتا ہے۔ آوستہ
کے مطابق برتر کا دُوسرا نام اژی دہاک اور وید کے مطابق اہی دہاک
ہے۔ جیسا پیشتر بیان ہوچکا ہے۔ دہاک عرف برتر نے بادری یعنی بابل
میں اردوِیشورا نامی دیوی کی اِس نیت سے پرستش کی تھی کہ وہ اُس کی مدد سے
کل آریانہ کے لوگوں کو ہلاک کرے۔ اِس بیان سے بھی برتر بابل یا ملک
اسوریا کے زیر حکومت رہا۔ پس اندر کی پیشوائی میں اہل ہنود کے اجداد نے
برتر کے ساتھ جو لڑائی کی سو اُن کو ملک اسوریا کی سرحد پر لے پہنچاتی ہے +

ممکن ہے کہ برتر کی کہانی کی اس قسم کی کوئی تواریخی بنیاد ہو۔ اور بعد ازاں آریا شاعروں نے اُس تواریخی واقعات کو بطور استعارہ کے قدرتی نظارہ سے منسوب کیا۔ خیر کچھ ہی مانو تواریخی ہو یا تمثیلی۔ برتر کی کہانی اہل ہنود کے اجداد کو وسط ایشیا میں سکونت کرتے ظاہر کرتی ہے +

برتر کے رفیق اور اسوریا کے مخروطی حروف

رگوید کے بیانات کے مطابق اندر نے نہ صرف برتر ہی کو مارا۔ بلکہ اُس نے برتر کے رفیقوں کو بھی ہلاک کیا۔ اسوریا کے مخروطی حروف کے کتبوں کے ساتھ وید کا مقابلہ کرنے سے برتر کے ان رفیقوں کے نام کسی نہ کسی صورت میں اسوریا کی بولی میں بھی پائے جاتے ہیں۔ رگوید میں اسوریا ملک کے مختلف اشخاص اور مقامات کے نام ملنے سے اس امر میں شک باقی نہیں رہتا ہے کہ ہمارے رشی لوگ کسی زمانہ میں اسوریا کے قریب بستے تھے ورنہ وید میں اسوریا بولی کے نام کیونکر آ گئے ہیں؟ ہزارہا برسوں تک ملک اسوریا کے مقامات زمین کے نیچے دفن رہے چند برس کا عرصہ ہوا اسوریا کے بعض مقامات زمین کے نیچے سے کھود کر نکالے گئے۔ اسوری لوگ اکثر مٹی کی اینٹوں یا دیواروں پر مخروطی حروف میں اپنے کتبے تصنیف کرتے تھے۔ عالموں نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اُن حروف کا بھید اب نکال لیا ہے +

اسوری اشخاص کے نام جو رگوید میں پائے جاتے ہیں سو ساتویں منڈل کے اٹھارہویں سوکت میں مرقوم ہیں۔ مثلاً ویدک ترتشو نام راجہ اسوری کتبوں کا تبتسو نام بادشاہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ویدک انو اور راجہ اسوری کتبوں کے نام انو اور انا معلوم دیتے ہیں۔ ویدک کبشا اسوری کتبوں کا کبسو نام شہر سے تعلق رکھتا ہوگا۔ ویدک ویوک اسوری کتبوں کے دبی گو سے تعلق رکھتا ہوگا۔ ویدک شمبر کا باپ کلیتر ا اسوری

کتبوں کا کلتیرو نام بادشاہ سے جو کو کمائیں سلطنت کرتا تھا ۔ مثلاً بینٹ لکھتا ہے ویدک بیئو نام قوم اسوری کتبوں کے بیئو نام سے نہیں ہے کے اشنے سے معلوم ہوتیہ ہیں ۔ ویدک بھونا نام شخص اسوری کتبوں سے کے دشق بادشاہ بھانی کے نام سے مشابہت رکھتا ہے وغیرہ (دیکھو ایبرین ڈنکس صفحہ ۳۰۵ و ۳۰۷) ان بیانات سے کوئی یہ سمجھے کہ اسوریا کے مخروطی حروف کے کتبوں سے جن اشخاص کے نام یہاں پر اقتباس کئے گئے یہی لوگ برتر کے رفیق تھے جب کہ ایک ہی نام کسی خاص ملک کے مختلف زمانہ کے مختلف شخصوں کو ملتا ہے ۔ اسی قاعدہ کے مطابق ہم محض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وید میں برتر کے رفیقوں کے جو نام پائے جاتے ہیں وہ اسوریا دیس کے نام ہیں کیونکہ اُس دیس کے مخروطی حروف کے کتبوں میں ایسے نام کے اشخاص پائے جاتے ہیں ۔ اب معمہ یہ ہے کہ اگر ویدک رشیوں کے اجداد ملک اسوریا کے نزدیک نہ بستے تھے تو وہ خاص نام جو اسوریا میں پائے جاتے ہیں اُن کے دشمنوں کے لئے انکی تصنیفات میں کس طرح داخل ہوئے ؟

اِس معمہ کو حل کرنے کے لئے ایک اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ ویدک آریوں کے اِس ملک میں بود و باش کرنے سے پہلے اِس ملک میں ایسی ایک قوم رہتی تھی ۔ جو کسی زمانہ میں ملک اسوریا میں آباد رہی ہوگی ۔ اِس قوم کو اور اُس سے پیشتر کے قدیم باشندوں کو ہٹا کر ہندو آریا اِس ملک میں آباد ہوئے ۔ اگر اِس خیال کو بھی مان لیں تو بھی اِس سے ہندو آریہ کے اس ملک میں پردیسی ہونا ہی ثابت ہوتا ہے ۔

سرما اور پنی کی کہانی

رگوید میں ایک قصہ ہے کہ بل نام ایک اُسر تھا اُس کے پنس نام اہلکاروں نے اندر کے گرو برہسپتی کی گائیوں کو چھڑا کر ایک گوفہ میں

چھپا رکھا تھا۔ اِن گائیوں کو تلاش کرنے کے لئے دیوتاؤں کی طرف سے سرما نامی ایک آسمانی کتیا بھیجی گئی۔ سرما کتیا ایک بڑا دریا عبور کر کے بل اسُر کے شہر میں پہنچی اور گائیوں کو دیکھ لیا۔ بعد ازاں پنس نام اہلکاروں کے ساتھ سرما کی بڑی بحث ہوئی جس کا ذکر رگوید کے دسویں منڈل کے ایک سو آٹھویں سوکت میں مندرج ہے۔ آخر کار اندر جا کر گائیوں کو نکال لایا +

(۱) مشہور ویدک عالم میکس مُلر صاحب کا خیال یہ ہے کہ اس سرما کی کہانی سے ہومر شاعر کی وہ بڑی کہانی جو ٹروآس کی لڑائی کی بابت ہے۔ تصنیف ہوئی رگوید کی سرما سپارٹا کی ملکہ خوبصورت ہلینا ہے۔ ویدک پنس ٹرواس کا شہزادہ پارس ہے۔ ویدک پنس کا قلعہ دیو یونانی میں ایلی یم ہے۔ ویدک برسے یونانی بریسس وغیرہ۔ عالم موصوف کے خیال میں یہ ویدک کہانی محض ایک قدرتی تمثیل ہے۔ ان کی تشریح کے مطابق دیوتاؤں کی گائی سے مراد سورج کی کرن یا کرنوں سے رنگے ہوئے بادل ہیں۔ تاریکی نے انہیں چرا لیا۔ سرما سے مراد پو۔ کتیا جس طرح بو پا کر چھپا کرتی ہے۔ پو اسی طرح اِدھر اُدھر دوڑتی پھرتی ہے۔ سرما یعنے پو جب خبر لیکر واپس آتی تو روشنی کا دیوتا اندر ظاہر ہو کر تاریکی کے ساتھ لڑتا اور تاریکی کے مقام سے دیوتاؤں کی گایوں کو یعنے سورج کی کرنوں یا رنگین بادلوں کو نکال لاتا۔ اگر اس قصہ کو محض تمثیل ہی قرار دیا جائے اور اس تمثیل ہی سے ٹرواس کی کہانی ایجاد شدہ مانی جاوے تو بھی کہنا پڑیگا کہ اہل ہنود اور اہل یونان

"The Siege of Troy is but a repetition of the daily siege of the East, by the solar powers that every evening are robbed of their brightest treasures in the West."—Max Muller's S. of L.

وسط ایشیا کے آبائی وطن میں جو تمثیل ہی یہ پہلے سے ہونے جدا میں آپس کے
ہم نے جس طرح سرما کی کہانی کے بارے میں بیان کیا ہے اسی طرح کہہ (۲)
سکتے ہیں کہ اس کہانی کی بھی کچھ نہ کچھ تواریخی بنیاد کا ہونا ناممکن نہیں ہے۔ اسوریا
کے مخروطی حروف کے کتبوں میں بیل نام ایک شخص کا نام پایا جاتا ہے۔ جس
کو یونانی مصنفوں نے بیلس کہا ہے۔ دریائے فرات کے کنارے پر کسی اونچے
مقام میں بیل یا بیلس کا ایک قلعہ تھا جس کو اصل اسوری زبان میں بابیل یا بوریا
اور کبھی کبھی بابو کہتے تھے۔ بیل کا فینوس نام ایک بیٹا بھی تھا۔ اب ان بیانات
سے رگوید کے بل اسر کی کہانی کی نسبت کچھ نہ کچھ روشنی حاصل ہوتی ہے۔ ویدک
اسر بل اسوریا کے بیل سے اور پنس اسوریا کے فینوس سے مطابقت رکھتے ہیں
بیل کا شہر بابیل یا بابل دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھا۔ رگوید کے
بل کے شہر میں داخل ہونے کے لئے سرما کو ایک بڑا دریا عبور کرنا پڑا۔ کیا یہ
ویدک بڑا دریا دریائے فرات نہیں ہے؟ پھر بیل کا شہر قلعہ دار تھا۔ ویدک
پنس کا قلعہ ویسا ہی تو جسے بعض عالم یونانی کا ابل یم کہتے ہیں۔ کیا وہ قلعہ دار بابل سے
زیادہ مطابقت نہیں رکھتا ہے؟ اب باقی رہی سرما کتیا۔ بعض عالموں
نے تو اس کو سپارٹا کی مشہور ملکہ ہیلینا قرار دیا ہے۔ ویدک رشیوں نے اگرچہ
اس کو اس قدر حسن اور حکومت کا اعلیٰ رتبہ نہیں دیا۔ تاہم اس کو دیوتا ہونے
کے متبرک درجہ پر بٹھلایا ہے۔ اہل ہنود کی پاک ترین کتاب وید میں ایسا ایک
ناپاک جاندار کا معبود کا رتبہ ملنا ایک معمہ حل طلب ہے۔ ژنداوستا
اس معمہ کو حل کر کے ہماری تسلی کرتا ہے۔ وندیداد کا تیرھواں فرگرد کتوں
کی ستائش سے پُر ہے۔ پس جس زمانہ میں آسمانی کتیا سرما دیوتاؤں کی گائیں
تلاش کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی اُس زمانہ میں ہندو آریہ جنگ پرست ملک

باشندے ہونگے۔ لہذا اسرا اور بل کی کہانی بھی ہندو آریہ کے اجداد کو دریائے فرات کے کنارے پر پہنچا دیتی ہے۔ (See Aryan Witness - pp 55-68)

شنڈا اور زنڈو رگوید ۲ : ۳۰ : ۸ میں یوں لکھا ہے کہ "اندر نے دیوتاؤں سے مقابلہ کرنے والے شنڈکوں کے سرداروں کو قتل کیا تھا"۔ اب یہہ شنڈک کون تھے؟ بابو میش چندر دت فرماتے ہیں۔ کہ یہہ آریہ قوم کی کوئی دشمن قوم ہوگی۔ سایئنا چارج نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شنڈا مرکا اسوروں کے دو پروہت تھے۔ ان کی نسبت ہندوؤں کا عام عقیدہ بھی یہی ہے پس ویدک شنڈکوں سے شنڈا کے پیروؤں یعنے اسُر مراد ہیں۔ اب یہہ اسروں کا گرو شنڈا کون تھا؟ اسوریا کے ایک معبود کا نام بابلی بولی میں زنڈو ہے۔ زنڈو کی بابت تصور کیا گیا کہ وہ بڑا طاقتور ہے اور اس کی صورت نیم بیل اور نیم انسان ہے۔ سنسکرت میں شنڈا کے معنے بیل کے ہیں پس ہندو آریوں کی شنڈکوں کی لڑائی بھی اُن کے اجداد کی ملک سوریا کی طرف رہنمائی کرتی ہے +

نتائج تحقیقات

اوّل ۔ رگوید کی ابتدا میں جو قدیم رشی کا ذکر ہے وہ وسط ایشیا کے آتش پرست رشی تھے۔ لہذا ویدک رشیوں کا آبائی وطن وسط ایشیا میں تھا۔

دوم ۔ سواشوا یا کسیاپا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ رشیوں کا آبائی وطن بحر کسپین کے کنارے پر اور میڈیا میں بھی رہا +